REGD No E.P. 67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ (القرآن)

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۔۔ ۳.۵۰
ممالک غیر ۷.۵۰
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۶ || ۶ راحسان ۱۳۳۶ ہش || ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ ۶ رجون ۱۹۵۷ء || نمبر ۲۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۔ ۳۱ رمئی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ رمئی ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو تا حال کچھ حرارت ہو جاتی ہے ۔ نیز اعصابی تکلیف کے بھی کچھ اثرات ابھی باقی ہیں ۔

احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

سرخ ستارے کا طلوع و غروب

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(۲)

کمیونزم میدان عمل میں لیکن اب ہم کمیونزم کے دوسرے دور میں داخل ہوتے ہیں اور عمل کے تجربہ گاہ میں مارکس کے فلسفۂ معاشیات کو جانچتے ہیں اب ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مارکس کا فلسفہ انسانی سوسائیٹی کے لئے نا قابل قبول اور میدان عمل میں گریز پا ثابت ہوا ۔ یہ چیز انسان کی تاریخ نفسیات سے تعلق رکھتی ہے ۔ اس لئے اب ہم اس میدان میں آکر کمیونزم کا مطالعہ کرتے ہیں ۔

عوام اور کمیونسٹ راج کمیونزم نے مذہب اخلاق اور تمام ابدی صداقتوں کو مٹا کر محض ایک معاشی فلسفہ پر انسانی معاشرت کی بنیاد رکھی ۔ مزدور جب سرمایہ داروں ۔ جاگیرداروں اور شاہی خاندانوں کے جور استبداد سے آزاد ہوئے تو کچھ دنوں تک وہ اس کمیونسٹ سے خوب دل بہلاتے رہے ۔ پہلے مظلوم و محکوم تھے ۔ اب بے فکرے اور ہر قید و بند سے آزاد ابتداء میں جیسی نیند سے بھی آزادی حاصل کر لی تھی ۔

لیکن جب ان کا پیٹ بھرا ۔ اور ہوش و حواس بجا ہوئے تو اب یہ بھی پر آنے لگی ۔ مگر جب اڑنا چاہا تو اپنے آپ کو بے بس پایا ۔ اس طرح روسی عوام میں بے چینی و بے اطمینانی کے آثار نظر آنے لگے ۔

۱ ۔ کمیونزم کے نقائص مثلاً ایک شخص فیکٹری میں کام کرتا تھا ۔ اس کو اب تجارت کا خیال آیا ۔ اور تجارت کرنی چاہی ۔ تو فوراً حکومت کے سپاہی نے آکر اس کو روکا اور کہا کہ تم تجارت نہیں کر سکتے تم کو پیشہ بدلنے کی آزادی نہیں ۔

۲ ۔ دوسرا شخص کمیونسٹ پارٹی کی کسی پالیسی سے اختلاف رکھتا ہے ۔ اور اس کا اظہار کرنا چاہتا ہے ۔ مگر اس کو اظہار خیال کی آزادی نہیں ملتی ۔ اگر وہ زیادہ جرأت سے کام لیتا ہے ۔ تو قید و بند میں مبتلا ہوتا ہے ۔ گولی کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور بعض اوقات اس کا مثلہ بھی کیا جاتا ہے

۳ ۔ ای طرح ایک ماں بچے کی اپنے گھر میں پرورش کرنی چاہتی ہے ۔ مگر کمیونسٹ پارٹی کے سپاہی زبردستی اس کے بچے کو حکومت کے "بالک گھر" بھیج دیتے ہیں اور اس کو صرف تین تین گھنٹوں کے بعد بچے کو دودھ پلانے کی اجازت دی جاتی ہے اس وقت وہ عورت اپنے کو ماں نہیں بلکہ دایہ اور نوکرانی سمجھتی ہے ۔

۴ ۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے اسلاف سے حسن ظن رکھتے ہیں مگر کمیونسٹ پارٹی ان کو گندے اور بیہودہ الفاظ سناتی رہتی ہے ۔ وہ بے چارے دل مسوس کر رہ جاتے ہیں ۔ جس طرح خروشچیف نے تاج محل اور لال قلعہ دیکھ کر مسلمان بادشاہوں کا مذاق اڑایا ۔ اور ان کے اخلاق پر ایسا حملہ کیا کہ جس سے سینکڑوں گنے زیادہ سخت حملے خروشچیف کے کیریکٹر پر کئے جاتے ہیں ۔

۵ ۔ مشترکہ اور وسیع زراعت کے بعد کسانوں نے اپنے کو لارم ینجروں کے پنجہ میں بے بس پایا ۔ اور یہ گرفت اتنی سخت تھی کہ ان کو زار روس کا زمانہ یاد آگیا ۔ اس لئے ان سبھوں نے اپنے حقوق کا مطالبہ کرنا چاہا ۔ مگر کمیونسٹ پارٹی نے ایسے تمام کسانوں کو گولیوں کی باڑھ پر اڑا دیا ۔ خروشچیف کے قول کے مطابق اسٹالن نے اس قسم کے پچیس لاکھ کسانوں کو موت کے گھاٹ اتارا ۔

۶ ۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جن کو بیرونی ممالک کی سیر و سیاحت کا شوق ہوا ۔ مگر حکومت نے ان کو روس سے باہر قدم دھرنے کی اجازت نہیں دی ۔

۷ ۔ پھر وہ لوگ جو جوشیلے مذہبی قسم کے تھے انہیں سائبیریا کے ریگستانی علاقوں میں منتقل ہونے پر مجبور کیا گیا اور جو اپنے اپنے علاقوں میں رہ گئے ۔ ان کے خلاف نسل کشی کی مہم جاری کی گئی ۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کی تعداد بڑی تیزی سے گھٹتی جا رہی ہے اور ان کے علاقوں کے سدھار و اصلاح کی طرف بھی کوئی توجہ نہیں دی گئی ۔ حتیٰ کہ آج بھی روس کے مسلم علاقے نہایت پست حالت میں ہیں ۔ جن کا انکشاف خود ہندوستانی کمیونسٹ سیاحوں نے کیا ہے ۔ جیسے کرشن چندر

۸ ۔ مذہبی معاملات میں مداخلت کی جاتی ہے ۔ انڈونیشیا کے ایک مشہور مسلم رہنما نے اعلان کیا ہے کہ امسال بھی روس میں مسلمانوں کو روزے رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی ۔

اور ۲۲ر اپریل کو امریکہ کے ایک ماہر اسلامیات نے نیو یارک ٹائمز کے ذریعہ یہ تجویز پیش کی ہے کہ روسی مسلمانوں کے حالات معلوم کرنے کے لئے ایک ادارہ قائم کیا جائے ۔ ادھر روسی گورنمنٹ کا یہ حال ہے کہ اس نے غیر ملکی سفراء کی نقل و حرکت پر پابندی لگا دی ہے ۔

۹ ۔ پھر ان مزدوروں نے کمیونسٹ پارٹی کے لیڈروں کی رہائش اور معیار زندگی دیکھا تو ان کی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں ۔ عوامی حکومت کے نمائندے اور یہ طرز رہائش اگر زار بھی دیکھے تو اس کی نگاہیں بھی خیرہ ہو جائیں ۔ اس لئے روس میں پھر بورژوا اور پرولتاریہ کا سوال پیدا ہوا ۔ اور روسی عوام کو کمیونسٹ لیڈروں سے ویسی ہی نفرت ہوئی ۔ جیسی بورژواؤں سے ہوئی تھی ۔ یہ آتش نفرت دن بدن تیز تر ہوتی جا رہی ہے ۔ اور مسٹر ایٹلی کے قول کے مطابق عنقریب روس میں بغاوت کا کوہ آتش فشاں پھٹنے والا ہے ۔

جبر و تشدد ذہنی کمیونسٹ راج قائم ہونے کے بعد روس کے کونے کونے میں اسی طرح کے واقعات رونما ہوئے ۔ اور جب لوگوں نے اس قید خانہ سے نکلنا چاہا ۔ اور مزدوروں نے آزادی ضمیر ۔ آزادی پیشہ اور آزادی معاشرت سے جینا چاہا ۔ ادھر ان حالات پر قابو پانے کے لئے کمیونسٹ پارٹی کو جبر و تشدد سے کام لینا پڑا ۔

سکورٹی پولیس کا دستہ تیار کیا گیا ۔ جس کا مقصد ممالک کی اندرونی بغاوت کو

ضروری اعلان

مرمت مقامات مقدسہ کیلئے ماہر تعمیرات کی ضرورت

گذشتہ دو سالوں کے سیلاب اور غیر معمولی بارشوں کے باعث قادیان کے مقامات مقدسہ کو کافی نقصان پہنچا ہے ۔ ان کی معمولی مرمت کا کام تو مقامی طور پر جاری ہے ۔ لیکن خاص مرمت جو کسی ماہر فن کی نگرانی چاہتی ہے وہ ابھی تک نہیں ہو سکا ۔

لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا تحریک کی جاتی ہے کہ جو دوست اس کام سے واقف ہوں اور پرانی عمارتوں کا تجربہ رکھتے ہوں اور خصوصاً Under Pinning کے کام سے واقف ہوں ۔ اور اس خدمت کے لئے ڈیڑھ دو ماہ دے سکیں ۔ وہ فوری طور پر نظارت ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں ۔ چونکہ ایسی مرمتیں برسات سے قبل ہونی ضروری ہیں اس لئے فوری توجہ کی ضرورت ہے ۔

ناظر بیت المال قادیان

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۶ر جون ۱۹۵۷ء

دنیا تباہی کے کنارے پر

آج سے پونے چودہ سو سال پہلے حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں یاجوج ماجوج کی دنیا میں غیر معمولی ترقی اور پھر اُن کے ہاتھوں خوفناک تباہی کے سامان ہونے کی پیش خبری سنائی تھی۔ اور اس وقت اس کا نمونہ ذرا واضح صورت میں دکھائی دیتا نظر آتا ہے۔ مغربی اقوام کے یاجوج ماجوج ہونے میں کسے کلام ہے۔ بالخصوص جبکہ وہ تمام علامات انہی میں پوری ہو رہی ہیں اور وقت کا تقاضا بھی انہیں کی تعیین کر رہا ہے۔ آج انہیں کی مادی ترقی نے دنیا کو نہ صرف محوِ حیرت بنا رکھا ہے بلکہ اب تو کچھ عرصہ سے ان کی سائنسی ترقی دنیا کے لئے ایک گونا وبال جان بن کر سامنے آ رہی ہے۔

یوں تو سبھی کی زبان پر امن امن کی پکار ہے۔ مگر اندر ہی اندر دنیا کی تباہی کے سامان کئے جا رہے ہیں۔ اور خوفناک اسلحہ سازی کی دوڑ میں ہر ترقی یافتہ ملک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اس کوشش کا نام

"قیام امن کا ذریعہ"

رکھا جا رہا ہے۔ مگر دنیا کو جو امن حاصل ہوگا وہ تو بعد کی بات ہے۔ مگر ان بموں کے مخفی "تجربات" نے اس وقت دنیا کی جو موسمی حالت کو تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ اور اس کے بُرے اثرات خطرناک بیماریوں کی صورت میں ظاہر ہو رہے ہیں وہ نہایت بھیانک مستقبل کا پیش خیمہ معلوم ہوتے ہیں

چنانچہ حال ہی میں جاپان کے واویلا کے باوجود برطانیہ نے اُس کے قریب سمندروں میں جو جوہری تجربات کئے ہیں۔ ان کا فوری اثر انفلوائنزا کی وبا کے رنگ میں ظاہر ہوا ہے۔ چنانچہ تازہ اخباری اطلاعات کے مطابق جاپان۔ فلپائن۔ انڈونیشیا۔ ملایا۔ چین اور کمبوڈیا کے علاوہ خود ہمارے اپنے ملک میں یہ خطرناک وبا داخل ہو چکی ہے اور اس وقت تک کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس اور احمد آباد میں متعدد افراد اس مرض کا شکار ہو چکے ہیں۔ حتیٰ کہ دارالسلطنت دہلی بھی اس سے متاثر ہو چکا ہے۔

— ٭ — ٭ — ٭ —

صرف جاپان ہی نہیں بلکہ دنیا کے اور بہت سے ممالک ایسے تجربات کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں۔ مگر ابھی تک ان تجربات پر کسی کے واویلا اور اپیلوں کا کچھ اثر نہیں ہو رہا۔ چنانچہ بھارت کے وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے حال ہی میں نیویارک میں ایک موقع پر تقریر کرتے ہوئے ایسے تجربات کو بند کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا:-

"جوہری تجربات کو بند کرنے کے بعد ہی دنیا محفوظ رہ سکتی ہے اور دنیا کو تباہی سے بچانا ہے تو ان تجربات کو بند کرنا ہوگا ایسے تمام ہتھیاروں کو توڑ دیا جائے اور تباہ کر دیا جائے۔ اب دنیا میں مزید تجربات کی گنجائش نہیں ہے ورنہ سمندر اور ہوا سب ہی سمیت پیدا ہو جائے گی اور زندگی ناممکن ہو جائے گی۔

آپ نے کہا:-

برطانیہ کے حالیہ دھماکہ سے ایک ہزار آدمی مہلک امراض میں مبتلا ہوئے ہیں ان بموں کے اثرات کے باعث بچے بھی بیمار یا معذور پیدا ہونگے بڑی طاقتوں کو اس بات کا کوئی حق نہیں کہ وہ ان بموں کے تجربے کر کے دنیا کی قسمت سے کھیلیں"۔

(الجمعیۃ دہلی ۲۵؍۶؍۵۷ء)

یہ تو آپ نے برطانیہ کے حالیہ دھماکے کے اثرات کا کچھ حال سنا اب تصویر کا دوسرا رُخ روسی سورما کے خیالات ملاحظہ ہوں:-

"وارسا یکم جون روسی کمیونسٹ کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر خروشچیف نے پولش اخبار نویسوں کو بتایا کہ روسیوں نے اتنا بڑا ہائیڈروجن بم تیار کیا ہے کہ وہ اس کی آزمائش کرنے سے بھی سخت خوف زدہ ہیں مسٹر خروشچیف نے کہا کہ ہائیڈروجن بم سے قطب شمالی پر جمی ہوئی برف پگھل سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نہ تو اس بم کا روس میں تجربہ کر سکتے ہیں اور نہ بحر الکاہل میں اگر قطب شمالی میں اس کا تجربہ کیا گیا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ساری برف پگھل جائے گی اور سمندروں میں پانی کی سطح تقریباً ۲ فٹ بلند ہو جائے گی۔ لندن اور نیویارک جیسے شہر زیر آب ہو جائیں گے۔ اگر ہم نے اس بم کو شمالی روس میں داغا تو ناروے سویڈن وغیرہ ممالک کو سخت تباہی کا سامنا ہوگا۔

(الجمعیۃ دہلی ۲؍۶؍۵۷ء)

دیکھا آپ نے ابھی یاجوج ماجوج کے "تجربات" کی حالت ہے۔ اور کیا حال ہوگا اگر (خدانخواستہ) جوہری ہتھیاروں کے آزادانہ استعمال کی نوبت آ جائے!! جس کی طرف قرآن مجید کے حسب ذیل الفاظ اشارہ کر رہے ہیں کہ

انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم انتم لھا واردون (انبیاء ع ۷)

ہمارا مقصد اس تمام صورت حالات کا خلاصہ پیش کرنے سے یہ ہے کہ جب ہم ایک طرف دنیا کی خوفناک تباہی کے سامان فراہم ہوتے دیکھ رہے ہیں اور دوسری طرف ہم خدا تعالیٰ کے متعلق یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنی مخلوق سے ماں سے بڑھ کر محبت کرنے والا ہے۔ کیا اس کی محبت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اپنی مخلوق کو ایسے ہی ہلاکت کے منہ میں دھکیل دے ہرگز نہیں۔ سنجیدگی سے اس بارہ میں غور کیجئے کیا اُس مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یاجوج ماجوج کے ہاتھوں لائی جانے والی اس خوفناک تباہی کے ساتھ دنیا کے آسمانی باپ نے اُسے بچانے کے کچھ اور سامان نہیں کئے!!!

حقیقت یہ ہے کہ اُس کی طرف سے ایسے سامان ہو چکے اور مخبر صادق نے تو اس کی نشاندہی کے لئے یاجوج ماجوج کے خروج کو ایک بڑی علامت قرار دیا۔ اور علماء امت نے صاف لفظوں میں کہا۔

"ذالک عند ظھور المھدی"

کہ یہ حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کے وقت ہوگا اور بعض مقامات میں اِنہیں "قرب قیامت" کی علامات سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ یہ امر خاص طور پر دلچسپ ہے کہ مذکورہ خبر پر اخبار الجمعیۃ ۲۵؍۶؍۵۷ء کی اشاعت میں جو نوٹ لکھا تھا اس کا عنوان "قیامت کی خبر" لکھا۔!!

ان فی ھذا لبلاغا لقوم عابدین!!

پس مبارک ہے وہ انسان جو وقت کی نزاکت کو پہچانتا اور مہدی آخر الزمان کی تلاش میں نکل کھڑا ہوتا ہے اور اپنی موت یا دنیا کی تباہی سے پہلے اپنے لئے ایسے سامان کر لیتا ہے جو اُسے خدا کی ہم ابدی رحمت کا وارث بنا دیں!!

سارا عالم سو رہا ہے ایک تو بیدار ہے

(از مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے)

یہ نظم یوم خلافت کے موقع پر ربوہ کے عظیم الشان جلسے میں پڑھی گئی

(۱)

سارا عالم سو رہا ہے ایک تو بیدار ہے
تو جہاں میں مشعلِ حق کا علمبردار ہے
احمدیت کی صداقت آج منواتا ہے کون؟
دعوتِ قرآن کو دنیا میں پھیلاتا ہے کون؟
آج ہر میدان میں سینہ سپر آتا ہے کون؟
کارفرما ہے جو ہر سُو وہ تری تلوار ہے
سارا عالم سو رہا ہے ایک تو بیدار ہے

(۲)

اَے کہ تُو ہے مرکزِ افکار و انوارِ قلوب
سلطنت تیری شمال و شرق اور غرب و جنوب
اَے کہ تیرے دور میں سورج نہیں ہوتا غروب
ایک عالم ہے کہ جس سے برسرِ پیکار ہے
سارا عالم سو رہا ہے ایک تُو بیدار ہے

(۳)

بستیاں تو نے بسائیں اہلِ ایماں کے لئے
تیرے مسکن اہلِ دانش۔ اہلِ قرآں کے لئے
کیا سعادت ہے کمالِ ذوقِ انساں کے لئے
کون ہے جو کارِ دیں میں اس قدر سرشار ہے
سارا عالم سو رہا ہے ایک تو بیدار ہے

(۴)

مذہب و ملت کے رہبر اپنی سرداری میں گُم
صوفی و مُلّا خود اپنی گرم بازاری میں گُم
کوئی میخواری میں گُم ہے کوئی سرشاری میں گُم
اے مسیحائے جہاں سارا جہاں بیمار ہے
سارا عالم سو رہا ہے ایک تُو بیدار ہے

خطبہ جمعہ

ہمیشہ سے نیک عمل ہی خدا تعالیٰ کے فضل کے جاذب رہے ہیں

اس لئے

نیک اعمال کے لئے کوشش کرو۔ سستی غفلت اور لاپرواہی کو چھوڑ دو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۱۴ء

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا کوئی تازہ خطبہ موصول نہ ہونے کی وجہ سے حضور کا ایک پرانا خطبہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے باوجود کئی سال گذر جانے اس میں بیان کردہ باتیں اب بھی ویسی ہی تازہ اور قابلِ عمل ہیں جیسے اُس وقت تھیں۔ (ایڈیٹر)

وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ۔ قل اتخذتم عند اللہ عھدا فلن یخلف اللہ عھدہ ام تقولون علی اللہ ما لا تعلمون۔ بلیٰ من کسب سیئۃ و احاطت بہ خطیئتہ فاولئک اصحاب النار ھم فیھا خلدون۔

نسلی اور قومی تعصب ہمیشہ سے دنیا میں چلا آیا ہے۔ ہر ایک قوم اپنی نسبت چند ایسی خصوصیات تجویز کر لیتی ہے۔ جن کا دوسروں کی طرف منسوب کرنا وہ پسند نہیں کرتی۔ اسلام سے پیشتر کے جتنے مذاہب ہیں۔ ان تمام کو جب ہم دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کو اپنا ہی محدود اور مخصوص رکھا ہے۔ جبکہ اور اپنے بڑے بڑے قومی آدمیوں کو ان مذاہب کی کتب کا مطالعہ کرتے اور پڑھنے سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر قوم خدا کو اپنا مخصوص دیوتا سمجھتی ہے۔ چنانچہ یہود کبھی اس بات کو جائز نہیں سمجھتے۔ کہ اور دنیا کے لوگ بھی جنت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ یا یہ کبھی پسند نہیں کرتے کہ کوئی یہودی بھی کبھی دوزخ میں جا سکتا ہے۔ یہی حال دوسری قوموں کا ہے۔ . . . .

. . . .

ان لوگوں نے اپنے لئے ایسی خصوصیات سمجھ لی ہوئی ہیں۔ جس سے اور کسی کو متمتع ہونے کے قابل نہیں سمجھتے۔ اسلام نے ان تمام خصوصیات کو مٹا دیا ہے۔ اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ

خدا تمام مخلوقات کا خدا ہے

اور کسی خاص فرقہ سے خاص تعلق نہیں رکھتا قرآن شریف بتاتا ہے کہ نجات کا دارومدار اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل پر رکھا ہے اور فضل کے جاذب اعمال صالح کو رکھا ہے۔ نیک اعمال فضل کو جذب کرتے ہیں۔ اور پھر فضل سے نجات ہوتی ہے اور جب تک کوئی شخص خواہ وہ کسی مذہب میں کیوں نہ داخل ہو اعمال صالح نہیں کرتا۔ اسلام اس کی نسبت کبھی نہیں کہتا۔ کہ وہ نجات پا سکتا ہے اور نہ اسلام یہ کہتا ہے کہ خواہ کوئی کتنا ہی خدا تعالےٰ کے حضور گڑگڑائے عاجزی اور فروتنی دکھائے اعمال صالح کرے اور متقی بن جائے لیکن پھر بھی خدا تعالےٰ اس کو اپنے حضور سے اس لئے نکال دیتا ہے۔ کہ چونکہ تم فلاں قوم سے نہیں ہو۔ اس لئے تمہیں کچھ اجر نہیں مل سکتا۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے یہود کا قول بیان فرماتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اول تو ہم کو آگ چھوئے گی نہیں۔ کیونکہ ہم خدا تعالےٰ کی برگزیدہ قوم کی اولاد میں سے ہیں۔ بھلا یہ کبھی ہو سکتا ہے کہ ہمیں عذاب دیا جائے عذاب دینے کے لئے کیا اور مخلوق تھوڑی ہے۔ اور اگر ہم میں سے کسی کو عذاب دیا بھی گیا۔ تو وہ بہت تھوڑا۔ یعنی چند دن ہو گا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان سے پوچھو۔ کہ کیا تم نے خدا سے عہد لیا ہے۔ کہ تمہیں عذاب نہیں ہو گا۔ اللہ تو اپنے عہد کے خلاف کبھی نہیں کرتا۔ لیکن

اصل بات

یہ ہے کہ تم جھوٹے ہو۔ اور وہ بات کہتے ہو جس کو تم جانتے نہیں۔ بدکار انسان ضرور سزا پائے گا۔ اور ابراہیم موسیٰ۔ ہارون۔ داؤد وغیرہ انبیاء کی نسل سے ہونا کسی کو عذاب سے بچا نہیں سکتا۔ اور مسلمانوں میں تو محمد (صلعم) کی نسل سے ہونا بھی کسی کو عذاب سے چھڑا نہیں سکتا۔ جبتک کہ نجات پانے کا جو راستہ ہے اس پر نہ چلا جائے اور اس طریقہ کو اختیار نہ کیا جائے۔ جس کو اختیار کر کے داؤد داؤد بنا۔ ابراہیم ابراہیم کہلایا۔ موسیٰ موسیٰ ہوا۔ اور محمدؐ نے محمدؐ لقب پایا۔ جب تک کوئی ان کی

تعلیم پر عمل

نہیں کرتا۔ خدا کے حضور اسے کوئی عزت اور کوئی رتبہ نہیں مل سکتا۔ اسلام نے یہ بتلا کر تمام قومی اور نسلی تعصبات کو تباہ کر دیا ہے۔ کہ کسی خاص قوم اور خاص مذہب سے نجات وابستہ نہیں ہے۔ بلکہ جو شخص خدا تعالےٰ کی رضا کے راستہ کو اختیار کرتا ہے۔ وہی نجات پا سکتا ہے۔ ایک ہندو ایک آریہ ایک عیسائی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے سے دینی حقوق پا سکتا ہے۔ جو دوسرے

نیک اعمال کرنے والے

مسلمانوں کو ملتے ہیں۔ پھر وہ مسلمان جو خواہ کتنا ہی عالی خاندان کا ہو درست اعمال نہ کرتا ہو کبھی نجات نہیں پا سکتا بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ یہود کی صفت یہ تھی۔ کہ انہوں نے کہا کہ خدا ہمیں کچھ مقررہ مدت تک عذاب دے کر آزاد کر دے گا۔ یہ اب مسلمان علماء کا عقیدہ ہے۔ عوام نے تو حد ہی کر دی ہے۔ سادات تو یہ سن ہی نہیں سکتے۔ کہ کبھی کوئی سید بھی دوزخ میں جائے گا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے

آلِ رسول

ہونا ہی کافی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم و مغفور فرماتے۔ کہ ہماری رشتہ دار ایک عورت یہاں آئی تو میں نے اس کو کہا کہ تم اپنے پیر سے یہ تو پوچھنا کہ تمہاری بیعت سے ہمیں کیا فائدہ ہے۔ وہ جب واپس گئی۔ اور جا کر پوچھا تو پیر صاحب نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم قادیان گئی ہو۔ اور نورالدین نے تمہیں یہ بتایا ہے۔ اُس نے کہا ہاں بتایا تو اُسی نے ہے۔ لیکن مجھے جواب دیجئے۔ وہ کہنے لگا۔ کیا تمہیں اس کا فائدہ معلوم ہی نہیں۔ قیامت کے دن جب تم سے سوال و جواب ہو گا۔ تو ہم کہیں گے کہ

ان کی ذمہ داری

ہم لیتے ہیں۔ ان کو چھوڑ دیا جائے۔ اور جو کچھ پوچھنا ہے۔ وہ ہم سے پوچھئے۔ پس تم دوڑتی دوڑتی پل صراط سے گذر کر بہشت میں داخل ہو جاؤ گی۔ اور دنیا میں خواہ تم کچھ کرو۔ ان سب باتوں کے جوابدہ ہم ہوں گے۔ اور تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ ہم سے جب تمہارے متعلق پوچھا جائے گا تو کہہ دیا جائے گا کہ کیا ایک امام حسینؓ کی قربانی ہمارے لئے کافی نہیں ہے۔ یہ سُنکر اللہ لاجواب ہو جائے گا۔ اور ہم بھی بہشت میں چلے جائیں گے۔ تو یہود نے تو یہی کہا تھا کہ ہمیں تھوڑے دنوں ہی آگ چھوئے گی مگر مسلمانوں نے کہا۔ کہ ہمیں آگ بالکل چھوئے گی ہی نہیں۔ انہوں نے یہودیوں سے بھی بڑھ کر ایک قدم آگے مارا۔ یہ ایک بڑی بھاری مشابہت ہے جو آجکل کے مسلمانوں کو یہود سے ہو گئی ہے۔ عام فقیروں گدی نشینوں اور پیروں سے تو بعض بزرگوں اور اولیاء کی یہاں تک طاقت بڑھا دی ہے۔ کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) خدا ان سے ڈرتا ہے

سید عبد القادر جیلانی

کی نسبت، ایسی قسم کا ایک قصہ بنایا ہوا ہے کہ بڑھیا کے لڑکے کو زندہ کرنے کے لئے اُنہوں نے جبرائیل سے تمام قبض شدہ روحوں کا تھیلا چھین لیا۔ اور جب وہ شکایت لے کر خدا تعالےٰ کے پاس گیا۔ تو خدا تعالےٰ نے کہا۔ کہ شکر کرو۔ کہ اسی پر خلاصی ہو گئی ہے۔ اگر وہ چاہتا تو آج تک کی تمام روحوں کو چھوڑا دیتا۔ تو اس قسم کے لغو قصے کہانیاں بنا کر اتنا بڑھا دیا ہے۔ کہ جس کی کوئی حد ہی نہیں رہی۔ اسی بھروسہ پر وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں آگ نہیں چھوئے گی۔ ہمارے پیر صاحب ہماری طرف سے جوابدہی کریں گے۔ جب یہ خیال ہوا۔ تو پھر جو چاہیں کرتے رہیں۔ چوریاں کریں۔ ڈاکے ماریں۔ زنا کریں۔ فسق و فجور پھیلائیں۔ کسی کا ڈر ہی کیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمان باوجود آبادی کے لحاظ سے کم ہونے کے قید خانوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

ان پیروں فقیروں سے اُتر کر مولوی لوگ کہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں سے جو گنہگار ہوں گے وہ تھوڑے دنوں عذاب میں رہ کر چھوٹ جائیں گے۔ لیکن باقی تمام لوگ

ہمیشہ کے لئے دوزخ میں پڑے رہیں گے اس کو بھی وہی مطلب ہے۔ جو یہود یوں کے کہنے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں نازل ہوں

مسیح موعود علیہ السلام

پر کہ انہوں نے ہمیں اس اعتقاد سے چھڑا کر سیدھا راستہ بتا دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ اس کے دل میں کسی قوم یا کسی مذہب کی طرف سے بغض نہیں کہ خواہ مخواہ اس کو دوزخ میں جھونکے رکھے۔ دوزخ تو خدا وند تعالیٰ نے علاج کی جگہ بنائی ہے۔ جس طرح کہ گورنمنٹیں ریفارمیٹری سکول بناتی ہیں۔ اسی طرح دوزخ ہے۔ جس وقت انسان گندے مواد سے جل کر پاک صاف ہو جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کو اس سے نکال دیتا ہے باقی رہا یہ کہ صرف غیر احمدی کو دوزخ دکھا کر ہی مسلمان کو بہشت میں داخل کر دے گا۔ یہ محض جھوٹ اور کذب ہے۔ ایک مسلمان بدکار کو اسی طرح سزا دوزخ میں ملے گی جس طرح کسی اور مذہب کے بدکار کو جس کو اس کی خطاؤں نے گھیر لیا ہوگا۔ پس ایسے لوگ دوزخ میں ضرور رہیں گے۔ کیونکہ یہ دوزخ کے ہی قابل ہیں۔ خواہ کتنے بڑے اعلیٰ خاندان اور نسل کے ہوں۔ لیکن بدکار ہونے کی صورت میں اپنی بدکاری کی وہ ضرور سزا پائیں گے۔ بشرطیکہ وہ توبہ نہ کریں۔ یعنی توبہ کر کے ایمان لے آئیں اور عمل اچھے کریں۔ پس جس وقت ان کی یہ حالت ہو جائے گی تو ایسے لوگ جنت کے وارث ہو جائیں گے اور اسی میں رہیں گے۔

یہ بات

خوب یاد رکھو

کہ اسلام میں نجات خدا تعالیٰ کے فضل پر ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل کے جاذب نیک اعمال ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی کہے کہ فضل کا واسطہ کیوں رکھا ہے۔ اور کیوں نیک اعمال کی وجہ سے نجات نہیں ہو جاتی۔ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انسان سے کچھ نہ کچھ غلطیاں بشریت کی وجہ سے سرزد ہو جاتی ہیں۔ اگر ان پر خدا تعالیٰ گرفت کرنے لگے۔ تو کسی انسان کا نجات پانا محال ہو جائے۔ تو ایسی غلطیاں جو بشریت اور انسانی کمزوری کی وجہ سے انسان سے ہو جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو

اپنے فضل و کرم سے

ڈھانپ دیتا ہے۔ اور اپنے فضل کو انسان کی نجات کا موجب بنا دیتا ہے۔ تم جو احمدی کہلاتے ہو۔ یہ کبھی مت خیال کرو۔ کہ ساری دنیا دوزخی ہے۔ اور صرف ہم احمدی نجات پائیں گے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جو سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اسی کی نجات ہوتی ہے۔ لیکن یہ خیال کرنا کہ ہم چونکہ احمدی ہو چکے ہیں۔ اس لئے خواہ کچھ بھی کرتے جائیں۔ ہمیں کوئی بھی نہیں پکڑے گا۔ یہ بالکل غلط خیال ہے یہ خوب یاد رکھو کہ ہمیشہ نیک اعمال ہی خدا تعالیٰ کے فضل کے جاذب رہے ہیں۔ اس لئے نیک اعمال کے لئے کوشش کرو۔ سستی۔ غفلت اور لاپرواہی کو چھوڑ دو۔ کتنا بڑا کام ہے جس کے کرنے کے تم ذمہ دار ہو۔ پچھلے دنوں ایک چھوٹا سا فتنہ اپنے میں سے ہی جو اٹھا تھا۔ اور ابھی تک دور نہیں ہوا۔ تم میں سے کتنے ہیں۔ جو اس فساد کے دور ہونے کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ یہ تو ایک بہت معمولی سا کام ہے لیکن کتنے ہیں۔ جو اپنے بڑے

عظیم الشان فرائض

کی بجا آوری کی فکر میں ہیں۔ سن لو۔ اور دل کے کانوں سے سن لو۔ کہ انعام ہمیشہ کام کرنے والوں کو ہی ملا کرتا ہے۔ یوں کسی بات کا دعویٰ کر دینے سے کبھی کچھ نہیں ملا۔ پس تم احمدی ہونے سے نہیں۔ بلکہ احمدیت کے شرائط پورے کرنے سے نجات پا سکتے ہو۔ اور اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکتے ہو۔ تمہارا کام اتنا عظیم الشان ہے۔ کہ اگر خدا کی نصرت اور مدد کا یقین نہ ہو۔ تو انسانی عقل تو حیران رہ جاتی ہے۔ ایک دو سے مقابلہ نہیں بلکہ احمدیوں کا تمام دنیا سے مقابلہ ہے۔ اور اربوں ارب مخالفین سے تھوڑے سے نفوس کی جنگ ہے۔ پس تم اسی طرح ترقی کر سکتے ہو۔ کہ ہمت اور کوشش کرو۔

دعاؤں سے کام لو

پھر تم اسلام کی اسی شان و شوکت کو دیکھ سکتے ہو جو صحابہ کرامؓ کے وقت تھی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا تم سے یہی وعدہ ہے۔ پس تم ایمان اور اعمال حسنہ میں ترقی حاصل کرو۔ تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔

اللہ ہم سب کو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق دے۔ اور اپنے فضل و کرم سے ہمارے اعمال کو ایسا بنا دے۔ کہ وہ خدا کے فضل کے جاذب ہو جائیں۔ ورنہ ہم بہت کمزور ہیں۔

صوبہ بہار میں تبلیغی اور تربیتی جلسے

(۱)

بلاری ضلع بھاگلپور میں مورخہ ۵/۵ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ بلاری کی طرف سے ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں اکثر غیر احمدیوں نے بھی شرکت کی اور بعض لوگ ارد گرد کھڑے ہو کر جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔ جلسہ میں خاکسار نے احمدیت کے موضوع پر دو گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس میں صداقت احمدیت کو پیش کیا گیا۔ اور وفات مسیح۔ نبوت اور صداقت احمدیت پر تازہ نشانات بیان کئے گئے۔ اختتام تقریر پر ایک غیر احمدی عالم نے وفات مسیح اور نبوت کے متعلق سوالات کئے۔ جن کا جواب اسی وقت کافی و شافی دیا گیا۔ جلسہ میں دو غیر احمدی عالم بھی دلچسپی سے بیٹھ کر تقریر سنتے رہے۔ اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی تمام کارروائی مکرم منظور احمد صاحب احمدی مکھیا جیٹھیہ بلاری کے زیر صدارت ہوئی۔

(۲)

مورخہ ۱۳ / مئی۔ غازی پور کی جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک جلسہ کا انعقاد ہوا۔ جلسہ لائبریری کے صحن میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم محمود الحسنی صاحب احمدی نے جماعت احمدیہ کی غرض و غایت چند منٹ بیان فرمائی۔ بعدہ خاکسار نے قریباً دو گھنٹہ تک صداقت احمدیت۔ نبوت۔ حیات و ممات مسیح اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں اور تازہ نشانات پر مشتمل ایک تقریر کی۔ جلسہ گاہ میں بھی کافی غیر احمدی دوست تھے۔ اور گلی اور بازاروں میں کھڑے ہو کر گروہ در گروہ لوگ کافی تعداد میں سنتے رہے۔ سامعین پر تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور بعض رپورٹوں کے مطابق انہوں نے صداقت احمدیت کا اعتراف کیا۔ اور بعض نے آئندہ تقریر کے لئے اپنے مکانات بھی پیش کئے۔ اور دوبارہ تقریر کرنے کی پیشکش کی۔ انشاء اللہ اس کا انتظام چند یوم تک کیا جائے گا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بہت اچھا تھا۔ تمام بستی میں بالکل صاف آواز سنائی دیتی تھی۔ یہ تمام کارروائی مکرم سید عاشق حسین صاحب کی زیر صدارت انجام پذیر ہوئی۔ انہوں نے بعدہ تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

(۳)

۱۴ / مئی۔ مسجد احمدیہ خانپور ملکی میں ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ جس میں خاکسار نے قریباً ایک گھنٹہ تک تربیتی تقریر کی۔ بعدہ مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ خانپور ملکی نے بھی بعض نصائح فرمائیں۔ اور بعدہ خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ اور وقار عمل، خدمت خلق اور خدام اور اطفال کی تعلیم و تربیت کا معین پروگرام مرتب کیا گیا۔ احباب جماعت سے کامیابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(۴)

۱۹ / مئی۔ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ برہ پورہ کی طرف سے مکرم و محترم جناب محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ کے بنگلہ پر ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے "موجودہ زمانہ میں خطرناک عذابوں کی وجہ اور اس کا حل قرآنی تعلیم کی روشنی میں" کے موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ بعض غیر احمدی شرفاء جلسہ میں شریک ہوئے۔ اور اکثر لوگ ارد گرد جمع ہو کر جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا اور اس طرح بستی والوں کو عام طور پر پیغام حق پہنچانے کا موقع ملا۔ جلسہ کی تمام کارروائی مکرم محمد شبیر الدین صاحب ریٹائرڈ ایگزیکٹو انجینئر بھاگلپور سٹی کی زیر صدارت انجام پذیر ہوئی۔ بھاگلپور میں ایک نوجوان بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ نو مبائع کی دینی اور دنیوی ترقیات اور استقامت کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار عبد الحق مبلغ جماعت احمدیہ بھاگلپور سٹی)

درخواست دعا

میرے ایک لڑکے نے ہیڈ ڈرائیور کا امتحان دیا ہے۔ اور دوسرے نے ادیب فاضل کا اور یہ دوسرا لڑکا ضلعداری کا امیدوار بھی ہے۔ بزرگان۔ درویش صاحبان و احباب کی خدمت میں امتحانوں میں کامیابی اور ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد حسین خان ضلعدار پنشنر چک نمبر ۲۶ شمالی (سرگودھا)

صادقاں را نورِ حق تابد مدام
کاذباں مُردند و شد ترقی تمام

(از مکرم شیخ محب الرحمن صاحب لاہور)

۱۴ر جولائی ۱۹۰۸ء کے اخبار "وفادار" لاہور نے صفحہ ۸ پر مندرجہ بالا سرخی کے نیچے حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد قادیانی کی وفات کی خبر درج کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"..... میرزا صاحب کے بعد
اگر سلسلہ احمدیہ نابود ہو جائے گا
تو سمجھو کہ مرزا جھوٹا ہے اور اگر ترقی
کرے گا اور اس کے بعد اس کی
جماعت یا اس کا کوئی جانشین
اس کے مشن میں ترقی دینے میں
کامیاب ہوا تو سمجھ لینا کہ مرزا سچا
اور وہ الہام باری سے مستفیض
ہوا۔ اور اگر اس کی جماعت یا جانشین
مٹ چلے گئے تو سمجھ لینا چاہیئے
کہ اللہ تعالیٰ کو ایسی مذہبی رخنہ
اندازی کبھی بھی پسند نہیں۔۔۔۔؟

مندرجہ بالا تحریر کو تقریباً نصف صدی گذر گئی۔ حضرت مسیح موعود مہدی مسعود میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۳ر فروری ۱۸۳۵ء مطابق ۱۴ر شوال ۱۲۵۰ھ بروز جمعہ بوقت فجر پیدا ہوئے۔ آپ نے دعویٰ الہام ۱۸۷۶ء میں جب چالیس سال کی عمر کو پہنچے کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہی ان کو اس انعام سے نوازا۔ آپ کو اسلام سے اس قدر محبت اور اس کے لئے اس قدر درد تھا کہ آپ نے جوانی سے ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ہمدردی اسلام اور تحقیقات مذاہب میں اپنا وقت گذارنا شروع فرما دیا۔ مجھے بچپن سے ہی حضور کے حالات دریافت کرنے کا شوق تھا۔ ایک صاحب غالباً محبوب عالم ان کا نام تھا۔ وہ سیاح تھے اور کئی بار ہمارے والد حضرت میاں حبیب الرحمن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاجی پور آئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت میرزا غلام احمد صاحب کو جوانی میں دیکھا ہے۔ جبکہ میں قادیان ان کے والد صاحب حضرت میرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے پاس جایا کرتا تھا۔ اسی طرح ہمارے ایک رشتہ دار حافظ جی عبدالغنی صاحب جن کے والد شیخ عبداللہ صاحب ضلع گورداسپور میں سب جج تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ:-

"میں والد صاحب کے ہمراہ کئی
بار قادیان گیا ہوں اور میرزا
غلام احمد صاحب کو جوانی میں
دیکھنے کا اتفاق ہوتا تھا۔۔۔
۔۔۔۔۔۔۔

آپ جوانی میں ہی نہایت عابد زاہد تھے اور اکثر اوقات گوشہ نشینی عبادت اور مطالعہ کتب میں صرف کرتے تھے ایک دفعہ شیخ عبداللہ صاحب مذکور کے دریافت کرنے پر جب کہ وہ دورے پر قادیان میں میرزا غلام احمد صاحب کو نہ مل سکے حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے کہا کہ مسجد میں ہو گا یا اگر وہاں نہ ملے تو ملاں سے ممکن ہے کسی صف میں ہی لپیٹ دیا ہو کیونکہ اسے اپنے آپ کی بھی ہوش نہیں ہے۔"

اسی طرح ابتدائی عمر کے متعلق مولوی سراج الدین صاحب والد مولوی ظفر علی صاحب مرحوم آف "زمیندار" نے بھی شہادت دی کہ "مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرحوم و مغفور ضلع گورداسپور کے ایک معزز خاندان کے رکن تھے۔ ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح متقی بزرگ تھے ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔ آپ عبادت اور وظائف میں اس قدر محو و مستغرق تھے کہ مہمانوں سے بہت کم گفتگو کرتے تھے گو ہمیں ذاتی طور پر مرزا صاحب کے دعاوی یا الہامات کے قائل اور معتقد ہونے کی عزت حاصل نہ ہوئی مگر ہم ان کو ایک پکا مسلمان سمجھتے تھے۔" خاکسار راقم الحروف کو خود بھی ایک دفعہ ۱۹۰۵ء میں دوران سفر ریل جناب مولوی سراج الدین صاحب مذکور سے ملنے کا شرف حاصل ہوا۔ خاکسار کے ریل میں نماز پڑھنے پر انہوں نے دریافت کیا کہ آپ کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور میرے بتانے پر کہ میں احمدی ہوں۔ اور مرزا غلام احمد صاحب کا مرید ہوں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت تعریف کی اور کہا بیشک وہ دین اسلام کی بہت خدمت کرنے والے ہیں۔ اور ایک دیندار پابند صوم و صلوٰۃ جماعت قائم کر دی ہے۔ وغیرہ"

غرض مندرجہ بالا شہادات خاکسار کے ذاتی علم میں ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی پاکیزہ زندگی کو نقد لبثت فیکم عمراً کے ماتحت ثابت کرتی ہیں۔ پھر فلما بلغ اشدہ و بلغ اربعین سنۃ کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے ان کو خلق خدا کی رہنمائی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی خدمت کے لئے مامور کیا۔ تب آپ نے فاصدع بما تومر کے حکم کے ماتحت کمر ہمت باندھ لی۔ اور گمنامی اور کنج تنہائی سے نکل کر پہلے اپنے حلقہ اثر میں پھر ۱۸۸۰ء سے دنیا اور مذاہب عالم کو محمدی نور سے آگاہ کیا۔ اور اس کی طرف دنیا کو دعوت دی۔ اور مخالفوں کو للکارا اور چیلنج پر چیلنج دیئے۔ حقانیت اسلام کو دلائل براہین نشانوں اور معجزات سے ثابت کیا اور کہا:-

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

غرض اسی طرح تقریباً چالیس سال آپ نے دنیا کی رہنمائی فرمائی۔ اور ہر طرح کی اصلاح ملت اور صحیح ہدایت فرما کر اور یحیی الدین ویقیم الشریعۃ کی پیشگوئی کو حرف بحرف پورا کر کے ایک نمونہ کی جماعت تیار کرنے کے بعد ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ر ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ بروز منگل بوقت ساڑھے دس بجے دن بموجب اپنے الہامات کے بالرفیق الاعلیٰ واصل ہوئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

تناور درخت

اس تمہید کے بعد مختصراً جماعت احمدیہ کی ترقی کا خاکہ پیش کر کے اہل انصاف سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ دیکھیں کہ جو محک اخبار مذکور نے نیک نیتی سے قائم کیا تھا کس طرح اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اس پر پورا اتار کر دنیا پر حجت پوری کر دی۔ اور یہ رفتار بتاتی ہے کہ یہ پودا جس کی خلافت حقہ کے قائم ہونے کے بعد ابھی پورے پچاس سال بھی نہ گذرے ایک تناور درخت ہو گا جس کے سایہ تلے دنیا کا بیشتر حصہ آرام پائے گا۔ اور اپنے مالک حقیقی کے صحیح اور سیدھے راستہ پہ گامزن ہو کر اس کی رضا حاصل کرے گا۔ اور قیامت تک کرتا رہے گا۔

جماعت احمدیہ کی مساعی کا خلاصہ

جماعت احمدیہ کی وہ مساعی جو اس نے حضرت رسول کریم (صلعم) کا نام حضور کی خوبیاں حضور کا اسوہ حسنہ حضور کی ہدایات حضور کے احسانات اور ہزاروں ہزار محاسن پھیلانے میں اور دنیا پر ثابت کرنے میں صرف کی ہیں۔ ان سے ثابت ہو گیا ہے اور دنیا پر آشکارا ہو گیا ہے کہ دنیا کی بھلائی، صحیح رہنمائی اور امن عالم صرف اور صرف قرآن شریف کے بتائے ہوئے اصول پر چلنے محمد رسول اللہ (صلعم) کی پیروی کرنے میں ہی ہے اور یہی راستہ ہے جس کا نام اسلام اس سلسلہ میں متعدد زبانوں میں قرآن شریف کے تراجم۔ تفاسیر اور بہت عالیشان مضامین جو محاسن اسلام یا مخالفین کے اعتراضات کے جواب میں مختلف زبانوں میں شائع کئے گئے ہیں۔ اور ہزاروں علماء جو دنیا کی مختلف زبانوں کے ماہر ہیں دنیا کے کناروں تک اپنی اپنی زندگیاں وقف کر کے سلسلہ کے نظام کے ماتحت اور خلیفہ وقت کی ہدایات کی پیروی میں اپنے اہل و عیال سے الگ ہو کر ان سے ہزاروں میل دور قرآن پاک کو ہاتھ لے کر سنت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اسلام کے نام پر در بدر کوچہ بکوچہ قریہ بقریہ اور ملک بملک پھر رہے ہیں۔ اس وقت تک دنیا کے مختلف ممالک میں ساٹھ کے قریب مستقل مشن قائم ہیں۔ جہاں کہیں یہ جاتے ہیں مساجد تعمیر کراتے ہیں۔ بت پرستوں۔ آتش پرستوں۔ مسیح پرستوں اور دیگر غیر مسلموں کو لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کا کلمہ پڑھا کر حلقہ بگوش اسلام بناتے ہیں اور ان کو تعلیم اسلام دیتے ہیں۔ سکول۔ کالج قائم کرتے ہیں۔ غرباء۔ بیواؤں۔ یتیموں کی خبر گیری کا انتظام کرتے ہیں۔ اور ان کو ہر قسم کی سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت کرتے ہیں۔

ہر ایک کارکن کا تعلق مرکز سے وابستہ رہتا ہے۔ اور مرکز سلسلہ کو باقاعدہ اطلاعات آتی رہتی ہیں۔ جو خلیفۃ المسیح الثانی کے علم میں فوراً لائی جاتی ہیں۔ مرکز حسب ضرورت مناسب ہدایات لٹریچر اور مزید مبلغ بھیجتا رہتا ہے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ والصلوٰۃ والسلام خیر خلقہ محمد و علیٰ آلہ و خلفائہ خصوصاً علی المسیح الموعود و خلیفۃ المصلح الموعود و بارک وسلم۔

خدائی اور قدرت نمائی

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)
(از حضرت مسیح موعود)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات

(از مکرم محمد کریم الدین صاحب حیدر آبادی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

(۱)

محسنِ اعظم رسول عربی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات اس دنیا اور مخلوقِ خدا پر ایک دو نہیں بلکہ بے شمار ہیں جن کو اگر یکجا کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ لیکن اس عنوان کے تحت میں صرف چند احسانات حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیش کرتا ہوں تا عام لوگوں کو اور خصوصاً ان غیر مسلموں کو جنہیں اسلامی تاریخ اور اسلامی لٹریچر کے مطالعہ کا زیادہ موقعہ نہیں ملتا یہ معلوم ہو جائے کہ حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کس قدر عظیم، معزز اور قابل مدح وستائش ہے۔ جس نے دنیا اور اس میں بسنے والوں خواہ وہ ذوی العقول سے متعلق ہوں یا غیر ذوی العقول سے اپنے ہوں یا بیگانے ہر ایک کی بہبودی، آرام کے لئے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی اصلاح اور ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کی اور آخری دم تک اس کے لئے کوشاں رہے۔ علاوہ ازیں آپ ایسے عظیم مصلح اور مرسل تھے کہ آپ نے اپنے دعویٰ کو کسی خاص قوم یا ملک یا کسی زمانہ سے مخصوص نہیں کیا۔ بلکہ بلا امتیاز مذہب وملت ملک وقوم اور زمانہ ساری دنیا، تمام مذاہب واقوام اور کل انسانوں کو ہدایت کی دعوت دی۔ اس سے آپ کی تمام بنی آدم کے ساتھ گہری ہمدردی اور اُنس ظاہر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جو بنی نوع انسان کے لئے محبت، ہمدردی، رشتہ داری اور اس کی ترقی کی طرف گامزن کرنے کا جذبہ تھا اور جس قدر اس کی روحانی، علمی، اخلاقی تمدنی ومعاشرتی اور اقتصادی ترقی کے لئے شب وروز کوشاں رہے۔ اس کی حد بندی ممکن نہیں۔ البتہ آپ کے صدہا قسم کے احسانات میں سے صرف ایسے ہی چند احسانات کا ذیل میں تذکرہ کیا جاتا ہے جن سے مجموعی طور پر دنیا یا دنیا کے ایک حصہ کو بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی مستقل فائدہ پہنچا ہے۔

اس لحاظ سے میں اپنے مضمون کو تین شقوں پر تقسیم کرتا ہوں:۔

آپ کے روحانی اور اخلاقی احسانات

(۱)۔ دنیا میں جس قدر انبیاء ومرسلین رشی منی اور اوتار خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور اور مبعوث کئے گئے ان سب کا نصب العین، مقصد اور مطمح نظر ایک ہی تھا۔ اور وہ یہ کہ خدائے واحد کی عبادت اور پرستش کی جائے۔ اور اس کے ساتھ کسی شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ کیونکہ شرکت کا عقیدہ انسان کو روحانیت سے بے بہرہ کر کے خدا تعالےٰ سے جو حقیقی اور سچا معبود ہے دور کر دیتا ہے۔ انبیاء کی اس غرض بعثت کو قرآن کریم نے یوں بیان فرمایا

"وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ"

(سورۃ انبیاء ع۲) یعنی ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی طرف وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کرو۔

پھر سورۃ نحل رکوع ۱ میں فرمایا:۔

یُنزّل الملٰئکۃ بالروح من امرہ علٰی من یشاء من عبادہٖ ان انذروا انہٗ لا الٰہ الّا انا فاتقون۔

یعنی اللہ تعالےٰ اپنے کلام کے ساتھ اپنے حکم سے فرشتوں کو اپنے بندوں میں سے جسے پسند کرتا ہے اُتارتا ہے۔ لوگوں کو ڈراؤ کہ سوائے میرے کوئی معبود نہیں پس میرا تقویٰ اختیار کرو۔

ان آیات کی بناء پر اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ خواہ کوئی نبی ہندوستان میں پیدا ہوا۔ یا مصر میں ظاہر ہوا۔ یا ایران میں جلوہ گر ہوا۔ یا وادیٔ کنعان میں نور افشاں ہوا یا چین وجاپان میں مبعوث ہوا۔ ان سب کا مقصد یہی ایک تھا کہ توحید کی اشاعت کر کے شرک کو بیخ وبُن سے اکھاڑ پھینکیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آکر فرعون کو ایک خدا کی پرستش کرنے کی تبلیغ کی حضرت مسیح علیہ السلام نے کہا کہ سب سے بڑا حکم یہ ہے کہ تُو اس خدا کو جو آسمان پر ہے اپنے سچے دل اور سچے ایمان سے پیار کر۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو توڑ کر ثابت کر دیا کہ وہ کچھ چیز نہیں ایسے ہی دیگر انبیاء نے بھی ایک خدا کی پرستش کی طرف لوگوں کو بلایا۔ لیکن جس رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے بُت پرستی کو دور کر کے اس کی جگہ توحید پرستی کا قیام کیا وہ بے نظیر تھی۔

آپ نے دنیا کو خفی اور جلی ہر قسم کے شرک سے متنبہ کر دیا۔ چنانچہ شرک کی چار قسمیں بیان کر کے فرمایا کہ اس اس طرح شرک پیدا ہوتا ہے۔ اوّل، پہلی بات یہ بیان فرمائی کہ خدا کا کوئی نِد یعنی برابر کا شریک نہ قرار دو۔ یعنی یہ عقیدہ نہ رکھو کہ خدا کی مانند کوئی اور خدا بھی ہے۔ دوّم۔ یہ کہ خدا کے ساتھ شریک قرار نہ دو۔ یعنی کسی ہستی کو خدا کی تمام صفات یا بعض صفات میں شریک نہ ٹھہراؤ۔ خواہ اس کو معبود قرار دیا جائے یا نہ۔ مثلاً یہ کہنا کہ فلاں انسان بھی خدا کی طرح پیدا کر سکتا ہے یا مُردے زندہ کر سکتا ہے۔ اگرچہ کسی شخص کو انسان قرار دے کر ہی اس کی طرف یہ صفات منسوب کی جائیں۔ صرف نام ہی کا فرق ہے لیکن حقیقت میں اُسے بھی خدا ہی بنایا گیا۔ پس یہ بھی شرک ہے۔ سوّم یہ کہ کسی کو خدا کی ہستی کے سوا اِلٰہ یعنی معبود نہ بناؤ خواہ اس کو خدا سمجھا جائے یا نہ۔ مثلاً پرانے زمانہ میں ماں باپ کی عبادت کی جاتی تھی۔ یا جس طرح کہ بُت پرست یہ کہتے ہیں کہ ہم بتوں کو خدا تو نہیں مانتے البتہ انہیں خدا تک پہنچنے کا وسیلہ خیال کرتے ہیں۔ تو یہ بھی شرک ہے۔ چہارم۔ پھر ایک بات یہ بیان فرمائی کہ کسی کو رب نہ بناؤ۔ یعنی کسی پیر ومرشد یا بزرگ کو ایسا درجہ نہ دو جو خدائی کا ہو۔ مثلاً یہ کہنا کہ جو کچھ وہ کہتا ہے وہی درست ہے۔ اور اس کی بات کو خدا کے کلام اور احکام سے مقدم کردہ یہ بھی شرک ہے۔ قرآن کریم نے ان چار قسم کے شرکوں کو یوں بیان کیا:۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاۗءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـــًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (آل عمران ع۷)

یعنی اے اہل کتاب اس امر میں تم ہم سے اتفاق کرو جس میں تم اور ہم اصولاً متفق ہیں یعنی سوائے خدا کے اور کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور کسی کو اس کی صفات میں شریک نہ کریں۔ اور بندوں میں سے کسی کی بات کو اس کے حکم پر مقدم نہ کریں۔ پس اگر یہ لوگ اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوں تو اُنہیں صاف کہدو کہ ہم تو اس عقیدہ کے ماننے والے ہیں۔ غور کیجئے۔ ان مختصر الفاظ میں شرک کے استیصال کے لئے کس عمدگی سے تمام اصولی باتیں بیان کر دی گئی ہیں۔ تاکہ بنی نوع انسان ٹھوکر کھانے سے بچ جائیں۔ پھر صرف بیان ہی نہیں کیں بلکہ آپ اس باطل عقیدہ کو مٹانے کے لئے اپنی قوم کو اپنا دشمن بنا لیتے ہیں۔ نہ صرف اپنی قوم کو بلکہ ساری دنیا ایک طرف ہے آپ تن تنہا بُت پرستی کو ختم کرنے کے لئے توحید کے میدان میں سینہ سپر ہیں۔ دشمن کے کسی حملہ کی کچھ بھی پرواہ نہیں کی۔ مخالفت کا دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور دشمنی کی آگ چاروں طرف بھڑک رہی ہے اور ادھر بے سروسامانی کا عالم لیکن یہ مردِ میدان اپنی جگہ مضبوطی سے کھڑا رہا۔ اور اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ جبتک کہ توحید کی فتح نہ ہو گئی۔ مخالفین آپ کو جاہ وحشمت مال ودولت اور حسین سے حسین ترعورت دینے اور اپنا بادشاہ بنانے کی لالچ دیتے ہیں۔ لیکن توحید کا یہ سچا پرستار کہتا کہ اگر تم سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ میں لاکر رکھ دو تب بھی میں اس بات سے باز نہیں آسکتا! جب کفار نے دیکھا کہ ہماری بات کا آپ پر چنداں اثر نہیں ہوتا۔ تو نہ صرف آپ کو بلکہ آپ کے معتقدین کو بھی تکالیف دینی شروع کیں۔ اور تکالیف بھی ایسی شدید کہ جس کے تصور سے آج بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ بطور نمونہ دیکھیئے کہ آپ کس محبت سے طائف کے لوگوں کو حق کی دعوت دیتے ہیں۔ لیکن آہ! کس قدر ظالم تھے وہ بستی والے جنہوں نے آپ پر پتھر برسائے اور آپ کے جسم مبارک کو لہو لہان کر دیا۔ پھر آپ کے قتل کا منصوبہ تیار کیا گیا۔ جس کی وجہ سے آپ کو اپنا پیارا اور عزیز ترین وطن تک چھوڑنا پڑا۔ پھر جب کفار نے یہ محسوس کیا کہ مدینہ میں آپ قدرے آرام کی زندگی گزارنے لگے تمام عرب سے ساز باز کر کے وہاں بھی جا پہنچے۔ غرض آپ کو تکلیف دینے میں مشرکین نے کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا تھا۔ یہ سب محض اسی لئے کہ آپ نے شرک کے نقصانات توحید کی پاکیزہ تعلیم پیش کی تھی۔ بہر حال آپ کی شب وروز کی محنت کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک قلیل عرصہ میں اور آپ کی زندگی میں ہی سارا ملک عرب جو بت پرستی کا مرکز تھا توحید کا علمبردار بن گیا۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم مرزا برکت علی صاحب کچھ عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ آجکل ضعف قلب اور جسمانی کمزوری بہت زیادہ ہے۔ کامل شفا یابی کے لئے درخواست دعا ہے

مرزا ظہیر الدین منور احمد
(درویش قادیان)

(۲) قادیان کے چند درویش نوجوان امتحانات ادیب۔ ادیب عالم اور ادیب فاضل میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب ان سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر)

(۳) خاکسار نے امسال منشی فاضل کا امتحان دیا ہے احباب کرام احقر کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں (مبارک احمد بقاپوری انگرائی)

..یوم خلافت کی تقریب سعید

جماعتہائے ہندوستان کے جوش و خلوص سے پر جلسے

قادیان کے جلسہ یوم خلافت کی روئداد بدر مورخہ ۳۰ رمئی میں شائع ہو چکی ہے۔ جماعت ہائے ہندوستان کی طرف سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد جو رپورٹیں آئیں گی وہ بدر کے آئندہ پرچے میں شائع کی جائیں گی۔ جن جماعتوں نے ابھی تک رپورٹیں نہیں بھجوائیں وہ جلد از جلد بھجوا دیں تاکہ شائع کی جا سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

پینگاڈی (مالابار) مرکز کی ہدایت کے مطابق ۲۷ رمئی کو یوم خلافت منایا گیا۔ اس موقعہ پر ۲۵ رمئی کو ایک ہینڈ بل شائع کیا گیا تھا۔ جماعت کے تمام افراد مرد، عورت اور بچے شریک جلسہ ہوئے مولینا بی عبد اللہ صاحب فاضل مبلغ کی زیر صدارت احمدیہ مسجد کے کمپاؤنڈ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ ایس وی قمر الدین صاحب نے خلافت کی اہمیت پر اور مولوی محمد ابرار صاحب نے خلافت کے بارہ میں مختلف مسائل پر روشنی ڈالی خلافت حقہ کے خلاف جو کوششیں معاندین خلافت نے کیں ان کی ناکامی بیان کی گئی۔

(عبد القادر سیکرٹری تبلیغ)

بنگلور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۷ رمئی کو "دار الفضل" میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد "اسلام میں خلافت کا نظام" "خلافت حقہ" "خلافت کی برکات" "خلافت رحمت ہے" "خلافت ثانیہ کی ابتدائی مشکلات" کے موضوعات پر علی الترتیب مولوی محمد امام صاحب، محمود مبغۃ اللہ صاحب۔ محمد عنایت اللہ صاحب تسیم۔ سید عبد الرزاق صاحب اور صاحب صدر نے تقاریر کیں۔ دو گھنٹے تک یہ سلسلہ جاری رہا چائے اور شیرینی سے حاضرین کی تواضع کی گئی دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ہم سب سے راضی ہو جائے۔ (محمد امام سیکرٹری تعلیم)

شاہجہانپور مقامی حالات کی وجہ سے مورخہ ۳۱ رمئی کو جلسہ منعقد کیا گیا۔ زیر صدارت قریشی عبد الباسط صاحب تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ ڈاکٹر محمد عابد صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس نے آیت استخلاف کی رو سے اسلام میں خلافت کا نظام پیش کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "قدرت ثانیہ" سے خلافت کا وجود ثابت کیا اور بتایا کہ کس طرح غیر مبائعین نے خلافت کی بیعت کی اور پھر اپنے اندرونی بغض کی بنا پر خلافت ثانیہ سے علیحدہ ہو کر قادیان کی برکات سے اور خلافت کی برکات سے محروم ہو گئے۔ پیشگوئی مصلح موعود سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا مصلح موعود ہونا اور قدرت ثانیہ کا عظیم الشان مظہر ہونا ثابت کیا۔ آخر میں خاکسار نے نبی کے بعد خلافت کی ضرورت" پر تقریر کی دعا کے بعد یہ جلسہ مبارک ختم ہوا۔

(محمد رشید احمد مبلغ سلسلہ)

سندہ بارٹی کشمیر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کے ماتحت ۲۷ رمئی کو خلافت ڈے منایا گیا۔ صبح نو بجے سے دو بجے بعد دوپہر تک زیر صدارت راجہ مظفر خاں صاحب یہ جلسہ جاری رہا۔ جس کی خلافت کی تاریخ بیان کی گئی۔ اور منہاج نبوت پر خلافت کے سلسلہ کا برحق ہونا ثابت کیا گیا۔ راجہ مظفر خاں صاحب نے کشمیری زبان میں یہ نہایت مؤثر تقریر کی۔ جو طویل اور دلچسپ تھی۔ "اسلام زندہ باد" "احمدیت زندہ باد" "حضرت مصلح موعود زندہ باد" کے نعروں کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (صدر جماعت سندہ بارٹی)

کیرنگ۔اڑیسہ ۲۷ رمئی کو بعد نماز مغرب کیرنگ کی عالیشان مسجد میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محمد فضل الٰہی صاحب نے خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ کے قیام پر روشنی ڈالی۔ شیخ عزیز الدین صاحب فاضل نے خلافت کی اہمیت اور برکات بیان کیں۔ مولوی شیخ طاہر الدین صاحب بی۔اے نے خلافت ثانیہ کی برکات کو خاص طور پر بیان کیا کہ کس طرح اس خلافت کے عہد میں احمدیت دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی اور روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اور قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر کا ذکر کیا کہ کس طرح حضور نے اللہ تعالیٰ کی خاص تائید سے مخفی خزانے کھول کر تقسیم فرمائے ہیں۔ آخر میں خاکسار نے خلافت کے ذریعہ انعامات اور برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کی دعاؤں کے ساتھ یہ جلسہ ختم ہوا۔

(محمد علی خاں مبلغ کیرنگ)

جمشید پور۔بہار الحمد للہ کہ یہاں کے ملازم پیشہ احباب نے اپنی ڈیوٹیوں سے ناغے کر کے ۲۷ رمئی کو یوم خلافت کو کامیاب بنایا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محمد احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے خلیفہ کے کام اور خلافت کی ضرورت پر تقریر کی۔ عبد القیوم صاحب نے "خلافت ایک نعمت ہے" کے موضوع پر تقریر کی اور خاکسار نے خلافت ڈے کی اہمیت درج کرتے ہوئے خلافت کی برکات بیان کیں کہ کس طرح انبیاء علیہم السلام ایک بیج بو کر اس دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں اور ان کے بعد ان کے خلفاء کے ذریعہ اس کی آبیاری ہوتی ہے اور وہ بڑھ کر ایک تناور درخت بن جاتا ہے خلافت ثانیہ کے کارہائے نمایاں بیان کئے گئے۔ دو گھنٹے جاری رہ کر یہ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ (امیر جماعت)

دہلی حسب پروگرام جماعت دہلی نے آج ۲۷ رمئی کو یوم خلافت منایا اور انجمن احمدیہ دہلی میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں شیخ خادم حسین صاحب۔ بدر الدین صاحب عامل اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی گئی۔ (بشیر احمد مبلغ سلسلہ)

مدراس ۲۷ رمئی کو بعد نماز عصر اسلامک سنٹر میں یوم خلافت منایا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے عہد الگ الگ دہرائے گئے۔ اور اس کے بعد تین انعامی تقاریر ہوئیں۔ جن کا موضوع تھا "برکات خلافت"۔ اس مقابلہ میں صدیق احمد امینی احمد اللہ صاحب اور عصمت اللہ صاحب نے شرکت کی۔ احمد اللہ صاحب اوّل اور صدیق امینی صاحب دوم آئے اور انہیں انعامات دیئے گئے۔ اس کے بعد مکرم پروفیسر مولوی محمد صاحب کرنول کالج کرنول نے تقریر فرمائی۔ جس میں اپنے چشم دید و رو پرور حالات بیان کئے اور خلافت حقہ سے اپنی عقیدت کے اظہار کے ساتھ جماعت کو خلافت سے وابستگی کی تلقین فرمائی۔ اسلامک سنٹر میں ہی لجنہ اماء اللہ کا علیحدہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خلافت کی اہمیت و برکات پر بہنوں نے تقریریں کیں۔

موسےبنی مائینز۔بہار چونکہ یہاں سب احمدی دوست ملازم ہیں اور سوموار کو جلسہ ممکن نہ تھا۔ اس لئے ۲۶ رمئی اتوار کو ہی جلسہ منعقد کر لیا گیا۔ شام کو آٹھ بجے زیر صدارت خاکسار جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم اور نظم سے شروع ہوئی۔ عبد اللہ خان صاحب۔ عطاء الرحمن صاحب اور خاکسار نے خلافت کی برکات پر تقریریں کیں اور خلافت کے ذریعہ احمدیت کا دنیا کے کناروں تک پہنچنا بیان کیا گیا۔ جلسہ کے ختم ہونے پر شیرینی اور مٹھائی سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ (صدر جماعت)

کٹک۔اڑیسہ جماعت چودوار نے ۲۷ رمئی کو بعد دوپہر جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ ۳½ بجے خاکسار کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ ابراہیم خان صاحب اور شیخ آدم صاحب نے اڑیہ میں نظم سنائی قائد خدام الاحمدیہ چودوار نے "نبوت کے بعد خلافت کی برکات" کے موضوع پر اور مولوی شمس الحق صاحب نے "خلافت کی عظمت" پر تقریریں کیں۔ اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

کٹک زیر صدارت ایم۔پی۔ایس سید ابو صالح صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مولوی سید عبد الستار صاحب ایم۔اے اور مولوی عبد الرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال نے "خلافت کی برکات" کے موضوع پر تقریریں کیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازیٔ عمر کی دعاؤں کے ساتھ یہ جلسہ ختم ہوا۔

(سید غلام مہدی ناصر)

مسکرا۔یوپی بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں مولوی غلام نبی صاحب مبلغ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ مولوی منظور احمد صاحب نے اسلامی خلافت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے خلافت کی عظیم الشان برکات بیان کیں۔ مخالفین اور منافقین کی ریشہ دوانیوں کے باوجود خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت بیان کی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود کے کارہائے نمایاں بیان کر کے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائیدات نے خلافت حقہ کا ہر قدم پر دیکھ کر ہمارے ایمانوں کو مضبوط بنا دیا ہے۔ احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی دوست بھی شریک جلسہ تھے۔ دعا پر یہ جلسہ ختم ہوا۔

(ابرار محمد سیکرٹری تبلیغ)

بمبئی ۲۷ رمئی کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ الحق بلڈنگ میں یوم خلافت منایا گیا تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے خلافت کی اہمیت پر پون گھنٹہ تقریر کی آیت استخلاف پر روشنی ڈالتے ہوئے خلفائے راشدین کے حالات بیان کئے۔ اور خلافت اولیٰ کے وقت پیغامی فتنہ اور اس فتنہ کا پس منظر بیان کیا۔ آخر میں تمام احباب نے خلافت حقہ کے ساتھ وابستگی کا عہد کیا اور رات کے پونے دس بجے دعا پر یہ جلسہ ختم ہوا۔

ڈیور درگ۔دکن ۲۷ رمئی کو "مفضل احمدیہ" میں ... محمد عبد الرحیم صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جلسہ شروع ہوا۔ عبد الکریم صاحب نے

ایک مکالمہ

(از مکرم خورشید احمد صاحب پربھاکر، شاہجہانپور)

بیدہ پور ضلع لکھیم پور کھیری میں ایک مولانا صاحب مردہ کے لئے فاتحہ، تیسرا، اور چالیسواں کے خلاف بات کہہ رہے تھے ایک ہندو دوست نے سوال کیا۔ کہ جسم تو جڑ (जड़) ہے پانچ تت مرنے کے بعد بکھر کر اپنے اپنے ٹھکانوں پر چلے جاتے ہیں پھر اس کے لئے کیا ثواب و عذاب گویا جسم کو نہ ثواب نہ عذاب ہے۔ باقی رہی آتما سو وہ گناہ سے پاک ہے۔ وہ ایشور کا ایک حصہ ہے۔ اسے نہ آگ جلا سکے نہ ہوا خشک کر سکے نہ کوئی ہتھیار اسے کاٹ سکے۔ مرنے کے بعد یہ تمام اخراجات (خرافات) فضول ہیں۔ مولانا صاحب تو رہ گئے۔ اب خاکسار اور اس ہندو آریہ میں گفتگو ہوئی۔

ہندو دوست۔ شریر جڑ ہے۔ مرنے کے بعد اسے مار دیا کاٹا اسے کچھ احساس نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس کے لئے مرنے کے بعد ثواب و عذاب کا تصور غلط ہے روح پوتر ہے۔ وہ گنہگار نہیں ہوتی اس لئے آتما کی خاطر ثواب کے خیال سے دان پن بھی بیکار چیز ہے۔

احمدی مسلمان۔ بے شک بغیر آتما کے شریر جڑ ہے۔ مگر آتما کے رگت ہونے سے یہ چیتنیہ (चेतन) ہو جاتا ہے۔ بغیر آتما کے ستھول شریر جو کہ جڑ ہے۔ نہ ہل سکتا ہے نہ چوری کر سکتا ہے۔ نہ بدنظری نہ کسی اور بدی کا ارتکاب۔ مگر آتما یکت یہی ستھول جڑ شریر ہر برا کام کر سکتا ہے۔ لہٰذا برے کام کا پھل یعنی سزا ملنی چاہیئے۔ اور سزا (دکھ) یا جزا (سکھ) اسی کو ملنا چاہیئے جس کی وجہ سے جڑ شریر نے برائی کی۔ یوں سمجھ لیجئے کہ مردہ جسم کو پیٹئے، کاٹئے یا جلانے سے دکھ محسوس نہیں ہوتا۔ مگر زندہ جسم میں ذرا سا انگارا لگا کر دیکھیں آدمی درد سے چلا اٹھتا ہے۔ کس چیز نے دکھ کا انوبھو کیا؟ (اس موقعہ پر ہندو دوست نے اقرار کیا کہ آتما کو دکھ محسوس ہوا)

ہندو دوست۔ آتما کو دکھ شریر سمیت پہنچا۔ مگر جب آتما شریر تیاگ دیتی ہے۔ تو اسے دکھ نہیں پہنچ سکتا۔

احمدی مسلمان۔ اس گفتگو میں موٹی مثال سے یہ ثابت ہو گیا کہ شریر کے ذریعہ آتما کو دکھ کی انوبھوتی ہوتی ہے مرنے کے بعد یہ ستھول شریر جدا ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور آتما کو ایک اور شریر جو کہ لطیف (सूक्ष्म) ہوتا ہے مل جاتا ہے آتما بغیر جسم کے نہیں رہ سکتی۔ جسم خواہ کثیف (स्थूल) ہو یا لطیف (सूक्ष्म) وہ ضرور آتما کو دیا جاتا ہے۔ لہٰذا جب بھی دکھ سکھ کی انوبھوتی ہوگی۔ آتما بغیر جسم کے نہیں ہوگی۔ اور آتما بغیر جسم کے کبھی رہ ہی نہیں سکتی۔ اسلام اور ہندو ازم دونوں کو اس بات کا اقرار ہے زندگی تک تو سکھ دکھ بذریعہ مادی جسم روح کو محسوس ہوتا ہے۔ مرنے کے بعد حسب عقیدہ اہل مذاہب آتما کیلئے پن دان کیا جاتا ہے تاکہ وہ آئندہ دکھ سے نجات پا جائے۔ پس دان پن فضول نہیں بلکہ ضروری ہے اور بہتر دان وہ ہے جو مرنے والا اپنی زندگی میں کرتا ہے۔

ہندو دوست۔ آتما کو ہمیشہ کی مکتی پراپت نہیں ہو سکتی۔ جتنے اس نے اچھے کرم کئے ہوتے ہیں۔ ان کا بدلہ انہی کے مطابق ملے گا۔ وہاں اس کے پاپ کا خزانہ تھوڑا ہی ہے جو ہمیشہ رہے گی۔

احمدی مسلمان۔ انصاف کے مدنظر آتما کو کرموں کے انوسار ہی پھل ملنا چاہیئے جیسے کہ عام طور پر عدل کے مطابق آریہ کہا کرتے ہیں۔ مگر آتما کے کرموں کا کس قدر پھل ہے؟ اور کس قدر مدت کوئی آتما سورگ میں رہ سکتی ہے؟ یہ پرماتما نے بقول آپ لوگوں کے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ جبکہ آتما پرماتما کی پیدا کردہ یا ملکیت نہیں تو اسے اس کے کرموں کے پھل کا احاطہ کرنے کا بھی کوئی اختیار انصافاً نہیں ہونا چاہیئے۔ دوسرے ایک آتما جب سنسار میں آئی۔ اس نے اچھے کرم کرنے شروع کئے۔ پرماتما نے اس ڈر سے کہ اگر یہ ہمیشہ یا ایک لمبا عرصہ دنیا میں رہی۔ تو سدا کے لئے مکتی پا جائے گی۔ اسے موت دے دی۔ کیا اس سے پرماتما کی مکاری ثابت نہیں ہوتی مثلاً ایک آتما کو بیس سال کے اچھے کرموں کا پھل ایک سورگ کی مدت ملا۔ اگر وہ آتما ایک ارب سال اسی جسم میں رہ کر نیک اعمال بجا لاتی رہتی۔ تو اس کی سورگ میں رہنے کی مدت اسی نسبت سے لمبی ہو جاتی۔ لیکن جب پرماتما نے کرموں کا پھل اپنے ہاتھ میں رکھا اور پھر موت دینا بھی اپنے ہاتھ میں رکھا۔ اور آخر سورگ سے نکالتے وقت کہہ دیا۔ کہ تمہارے کرموں کا پھل ختم ہو گیا تو اس صورت میں یہ آتما پر ظلم ہے انصاف نہیں کیونکہ نیک آتما کہہ سکتی ہے کہ اے ایشور۔ جو تو میرا نہ پیدا کنندہ نہ مالک ہے۔ تو نے کیوں مجھے موت دے کر نیکی سے روک دیا؟ اور کیوں میرے ہمیشہ کی مکتی حاصل کرنے میں روک پیدا کر دی؟

دوسرے مقررہ وعدے سے کم دینا ظلم ہے۔ عدل نہیں۔ ہاں زیادہ دے دینا بے انصافی نہیں۔ بلکہ مستحسن ہے۔ جیسے مالک کا مزدور کو مقررہ پورے دینا عدل ہے۔ اگر زیادہ دیدینا ظلم نہیں نہ بے انصافی۔ بلکہ اچھا کرم ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ روحوں کا خالق و مالک ہے۔ اس نے اپنے فضل سے روحوں کو ابدی نجات دی ہے۔ نہ کہ روحوں کے کرموں کے انوسار۔ اس میں سادی دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی نیک روح اربوں سال سنسار میں رہتی تو وہ نیکیاں ہی کرتی۔ لیکن پرماتما کے اس کو وفات دے دینے سے اس کی نیکیوں کا یہ سلسلہ ختم ہو گیا اب اگلے جہان میں اس کو جاری رکھنا اس کے بس کی بات نہیں اس لئے پرماتما نے اس کی نیکیوں والی زندگی کو ابدی نیکیوں والی زندگی قرار دے کر اسے ہمیشہ کے لئے مکتی دے دی۔

پھر آپ نے سب سے پہلے سوال میں کہا ہے کہ آتما پوتر ہے۔ اسے دکھ سکھ سے کچھ سروکار نہیں۔ لیکن اب کہتے ہیں کہ اسے ہمیشہ کی مکتی نہیں مل سکتی۔ آخر وہ دوبارہ سنسار میں کیوں بھیجی جائے گی۔ اور اسے ایک لاکھ چوراسی ہزار جونوں کے چکر میں ڈال کر کیوں دکھ دیا جائے گا؟

ہندو دوست۔ آتما پرم آتما کا ایک جزو یا بالانگ ہے جیسے کنویں کا پانی کنڈ میں۔ جب یہ کنڈ کا پانی پھر کنویں میں مل جاتا ہے تو پھر کنویں کا پانی کہلاتا ہے اور پرماتما کو کوئی دکھ نہیں پہنچ سکتا اس لئے آتما کو بھی دکھ نہیں پہنچ سکتا۔

احمدی مسلمان۔ اس پر کونسی دلیل ہے کہ آتما و پرماتما مثل کنویں یا دریا کے پانی کے ایک چیز ہیں؟ پہلے یہ بتائیں کہ پرماتما کیا ہے۔ اس کی ماہیت و کیفیت کیا ہے۔ جب آپ یہ بتائیں گے۔ تو آپ کو خود بخود نظر آ جائے گا کہ آتما الگ چیز ہے اور پرماتما الگ

ہندو دوست۔ پرماتما کے بارے میں کچھ جانتا نہیں۔ ہاں اتنی بات ہے کہ آتما ایک شکتی ہے اور پرماتما اس سے بڑی ایک شکتی ہے دونوں طاقتیں ہیں اور دونوں ایک ہیں

احمدی مسلمان۔ بھینس بھی دودھ دیتی ہے اور ماں و عورت بھی اپنے بچہ کو دودھ پلاتی ہے مگر اس مشابہت کی وجہ سے عورت کو بھینس نہیں کہا جا سکتا۔ بات یوں ہے کہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے ایشور ایسی ذات ہے جو مالک ہے اور روحوں کا پیدا کنندہ ہے آتما ایک الگ ہستی ہے اور محکوم اور پیدا شدہ ہے۔ پرماتما تمام صفات تامہ کاملہ اور ہر قسم کے محامدہ کا منبع و سرچشمہ ہے۔ وہ نیست سے ہست کر سکتا ہے مالک ہونے کے لحاظ سے وہ قادر مطلق و سروشکتیمان ہے وہ لامحدود اور اسکی طاقتیں لامحدود۔ روح اسکی پیدا کردہ ملکیت ہے۔ اس کی طاقتیں محدود۔ اس کے خواص محدود۔ آتما ایشور کے سہارے کے بغیر کچھ بھی نہیں دیں اس کے قائم رکھنے کا ذریعہ آتما اس ستھول شریر کو چیتنیہ کر دیتی ہے۔ یہ ستھول شریر آتما کے ذریعہ ایک حد تک دوڑ سکتا ہے۔ گویا آتما اپنی تمام تر طاقتوں اور خوبیوں کے اعتبار سے ایک حد میں محدود ہے۔ جو ایک حد تک دیکھ سکتی ہے۔ ایک حد تک بھاگ سکتی ہے۔ ایک حد تک ٹھہر سکتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ہر جگہ حد لگی ہوئی ہے۔ ہاتھی کے جسم، چیونٹی، سور، پتنگا ہر ایک کے شریر کی بھی حد ہے۔ چیونٹی ہاتھی کے قد کی نہیں ہو سکتی نہ ہاتھی چیونٹی کے قد کا ہو سکتا ہے۔ اسی طرح عقلوں پر حد ہے۔ جسموں پر حد ہے۔ طاقتوں پہ حد ہے پس ماننا پڑے گا کہ ان حدود کا کوئی محدِّد بھی ہے۔ وہ محدِّد "پرماتما" ہے۔ پس محدود چیز اور "محدِّد" ایک نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا آتما جو محدود صفات والی ہے وہ پرماتما کا جو خود محدد ہے حصہ نہیں ہو سکتی۔

ذرا غور کیجئے رات کو خواب میں آتما کہاں کہاں کی سیر کرتی ہے اور بہت سی باتیں اسے معلوم ہوتی ہیں مگر صبح کو سوائے چند کے سب دفتر بھول چکی ہوتی ہے۔ کوئی آتما نہیں جانتی کہ وہ کس جگہ جسم سے الگ ہو گی۔ مگر خدا تعالیٰ غیر محدود علم والا ہے اسے کسی بات کا شک و شبہ نہیں پڑتا نہ ہی وہ بھولتا ہے۔ آتما کا پرماتما سے الگ ہونے کا یہی فرق کافی ثبوت ہے

پھر قرآن پاک میں ایشور کے بارے آتا ہے کہ قل ھو اللّٰہ احد یعنی اللّٰہ تعالےٰ اکیلا ہے واحد و احد میں فرق ہے۔ پرماتما ایک نہیں بلکہ اکیلا ہے واحد کے معنے ایک احد کے معنے اکیلا۔ جیسے مجھے میں ہی ایک ہوں مگر اکیلا نہیں۔ دنیا میں بھی اکیلا نہیں۔ کیونکہ میرے سوی بچے مجھ سے ہیں۔ احد کے معنے اکیلا کے ہیں۔ کہ اس سے آگے کوئی چیز نہیں بنتی۔ نہ بصورت اولاد الگ ہوتی ہے نہ بصورت آتما کوئی چیز اس سے الگ ہوتی ہے۔ ورنہ آتماؤں کے الگ ہونے

خلاصہ رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ سکندرآباد

بابت ماہ فروری۔ مارچ و اپریل ۱۹۵۷ء

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مندرجہ ذیل تربیتی اجلاسات مقررہ وقت پر بعد تلاوت پاک۔ عہد نامہ و نظم شروع کئے جاتے رہے اور درود شریف۔ عہد نامہ اور دعا پر برخواست کئے جاتے رہے۔

اجلاس نمبر ۱۔ اس اجلاس میں قائد صاحب نے کہا کہ رمضان المبارک کے پیش نظر ادعیۃ القرآن میں سے دعائیں یاد کرنی چاہیئے ہر ممبر کم از کم ۴۰ دعائیں یاد کرے۔ اس کے بعد کتاب ذکر الٰہی کا درس ہوا۔

اجلاس نمبر ۲۔ قائد صاحب ان ممبران سے جنہوں نے پورا نماز کا سبق نہیں سنایا۔ اُن سے نماز کا سبق سنا۔ اور ادعیۃ القرآن کے سلسلہ میں ممبروں کو توجہ دلائی کہ وہ رمضان کے مہینے کے آغاز سے قبل ان دعاؤں کو یاد کرلیں۔ اس کے بعد کتاب "ذکر الٰہی" کا درس ہوا۔

اجلاس نمبر ۳۔ یہ اجلاس زیر نگرانی محترم جناب غلام قادر صاحب شرقی منعقد ہوا۔ قائد صاحب نے کتاب ذکر الٰہی کا درس صفحہ ۱۷ تا ۴۴ دیا۔ حکیم مولوی محمد الدین صاحب نے اس پر روشنی ڈالی۔ شرقی صاحب نے ممبروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں چاہیئے کہ غیر حاضر ممبران کو بھی مجلس میں لائیں۔ ہمارا اجتماع ایک اجتماعی نظام کے ماتحت ہوتا ہے۔ اور یہ نعمت اس زمانہ میں ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے نصیب ہوئی۔ اب رمضان آرہا ہے ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے۔ اور عزم کرنا چاہیئے کہ اپنے اندر جو کمزوریاں اور سستیاں ہیں اُن کو اس مہینہ میں دعا اور عمل کے ذریعہ سے دور کریں۔

۱۷ر مارچ کو یوم التبلیغ منایا گیا جس کی رپورٹ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سکندرآباد کی طرف سے روانہ کر دی گئی۔

اجلاس نمبر ۴۔ اس اجلاس میں قائد صاحب نے ممبروں کو کہا کہ وہ ادعیۃ القرآن میں سے دعائیں یاد کرتے رہیں۔ قائد صاحب نے صفحہ ۵۴ تا صفحہ ۱۰۱ کتاب ذکر الٰہی کا درس دیا۔

اجلاس نمبر ۵۔ قائد صاحب نے ذکر الٰہی کا درس صفحہ ۱۰۱ تا ۱۷۹ دیا اور ادعیۃ القرآن کے سلسلہ میں ممبروں سے کہا۔ اس سلسلہ میں ممبروں نے وعدہ کیا کہ وہ رمضان سے قبل دعائیں یاد کریں گے۔

اجلاس نمبر ۶۔ اس اجلاس میں قائد صاحب نے ممبروں سے اسماء سُنے

اجلاس نمبر ۸۔ میں ممبران سے ادعیۃ القرآن اور اسماء الحسنیٰ سنے گئے اور انتخاب قائد کے لئے ۲۸ر اپریل کا دن مقرر کیا گیا۔

اجلاس نمبر ۹۔ قائد صاحب نے انتخاب قائد کے سلسلہ میں مرکز سے جو اعلان آیا وہ پڑھ کر سنایا اور کہا کہ انتخاب قائد اس ماہ کے ۲۸ر تاریخ کو منعقد ہوگا سیکرٹری مال کو توجہ دلائی کہ وہ ممبران سے پورا چندہ جن جن ممبران نے دینا باقی ہے وصول کریں۔

اس کے بعد ممبران نے ادعیۃ القرآن کی دعائیں جو انہوں نے یاد کی تھیں۔ حافظ صالح محمد صاحب اور حکیم مولوی محمد دین صاحب کو سنائیں۔ جو بھی ممبران نہ سنا سکے انہیں قائد صاحب نے کہا کہ وہ جلد یاد کرنے کی کوشش کریں اور وقتاً فوقتاً پڑھا کریں تاکہ یاد رہیں اور ان سے روحانی فائدہ بھی حاصل ہو۔

اجلاس نمبر ۱۰۔ یہ اجلاس حسب احکام مرکز انتخاب قائد کے لئے منعقد کیا گیا جس کی رپورٹ بتاریخ ۲۹ر اپریل ۵۷ء نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں ارسال کی جا چکی ہے۔

خاکسار سمیع الدین قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکندرآباد

*

بھرت پور۔ بنگال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں ۲۷ر مئی کو "یوم خلافت" بمقام ابراہیم پور منایا گیا۔ محمد ثاقب علی صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی اور بتایا کہ یہ خلافت ہی کی برکت ہے کہ ہماری جماعت نے بین الاقوامی حیثیت اختیار کر لی ہے مولوی عبدالرحمٰن صاحب قانی نے خلافت کی برکات پر تقریر فرمائی۔ دعا کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا۔

(عبدالمطلب مبلغ بھرت پور)

یوم خلافت کی تقریب

(بقیہ صفحہ ۷)

نے اخبار بدر کے خلافت نمبر سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی تقریر پڑھ کر سنائی کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور کوئی نہیں جو اس چادر کو اتار سکے۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر جب ایک معترض نے حضرت مولانا نیر صاحب مرحوم پر سوال کیا کہ اب جماعت کا کیا بنے گا۔ تو مرحوم نے جواب دیا تھا۔ کہ "مرزا صاحب تو ایک تھے۔ اب تو گھر گھر مرزا پیدا ہو چکا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت ترقی کر رہی ہے اور مضبوط ہے۔ ہمیں کس بات کا ڈر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو متفقہ طور پر خلافت اولیٰ کی بیعت کی توفیق بخشی اور پھر دوسری بار حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر حضرت محمود کے ہاتھ پر جماعت کو اکٹھا کر کے فعلی شہادت دی کہ خلافت برحق ہے۔ اور آج تک ہم سینکڑوں ہزاروں معجزات دیکھ چکے ہیں۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے خلافت کی رہنمائی میں اس غریب جماعت کو ابتلاؤں سے نکالا۔ اور ترقیات عطا فرمائیں۔ آج بھی بعض فتنہ پرداز اس چادر کو اتارنا چاہتے ہیں مگر جس چادر کو خدا نے پہنایا ہے۔ اسے کون اتار سکتا ہے۔ دعا پر یہ جلسہ ختم ہوا

(محمد عبدالحلیم)

حیدرآباد۔ آندھرا ۲۷ر مئی کو احمدیہ جوبلی ہال میں جماعت سکندرآباد و حیدرآباد نے جلسہ منعقد کیا صدارت محترم امیر صاحب نے فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد حافظ صالح محمد صاحب نے "خلافت کا قیام" کے موضوع پر تقریر کی سیٹھ محمد اعظم صاحب نے خلافت اولیٰ و خلافت ثانیہ کے قیام کے حالات بیان کئے۔ مولوی سراج الحق صاحب نے برکات خلافت پر تقریر کی اور دعا کے بعد از سر نو خلافت حقہ کے ساتھ وابستگی کے عہد کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

(عبدالحی سیکرٹری تبلیغ)

*

سرخ ستارے کے طلوع و غروب

(بقیہ صفحہ اول)

دیا۔ اسی نے سٹالن ازم کو جنم دیا۔ یہ اینگلز کی پارٹی کا جسم تھا جو ایک ایسے سماج کا تخیل پیش کرتا تھا۔ جہاں محکمہ پولیس کی قطعاً ضرورت نہیں۔

جاسوسی کے بڑے بڑے محکمے قائم کئے گئے۔ ملک میں جاسوسوں کا جال پھیلا دیا گیا اور جس کی طرف سے ذرا شبہ ہوا اسے بلا دریغ قتل کر دیا گیا۔

خروشچیف مسٹر خروشچیف نے مارسل اسٹالن پر اعتراضات ضرور کئے۔ مگر یہ نہیں سمجھا کہ کمیونسٹ پارٹی اس تشدد، سخت گیری اور مظالم کے بغیر قائم ہی نہیں رہ سکتی۔

خروشچیف اسٹالن کی موت کے بعد آہنی پردے سے نکلے۔ اور ایشیا اور یورپ خیر سگالی کا مشن لے کر آئے۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ روسی عوام نے جب محسوس کیا۔ کہ اب سٹالن والی سخت گیری ختم ہو تو فوراً اس قید سے رہائی کی کوشش کرنے لگے۔ اور خروشچیف و بلگانن نے بھی محسوس کیا کہ اگر یہ آہنی پردہ اٹھا یا گیا اور روسی عوام کو دنیا کی دوسری قوموں سے میل ملاپ کی اجازت دی گئی تو پورے یورپ میں بغاوت پھیل جائے گی اس لئے وہ شیر پھر اپنے کچھار میں بند ہو گیا اور روسی عوام کے ارد گرد پھر آہنی پردہ تان دیا گیا۔ مارشل ٹیٹو جو اس گھر کے بھیدی ہیں جنہیں اسٹالن نے قتل کرانے کی بڑی بڑی کوششیں کی تھیں وہ بار بار اعلان کر رہے ہیں۔ کہ روس میں پھر اسٹالن ازم لوٹ آیا ہے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ کمیونزم کا فلسفہ، معاشرت غیر طبعی ہے۔ ابتدا سے ساری متمدن آبادی اخلاق، خونی محبت اور ابدی صداقتوں کو مانتی آئی ہے اور مانتی رہے گی۔ اور جب بھی ضرورت پڑے گی وہ ان انسانی حقوق کو حاصل کرنے کے لئے بڑی بڑی قربانیاں دے گی۔ ان آزادیوں سے محروم ہونے کے بعد کمیونسٹ راج کی فیکٹریوں، ملوں اور کانوں کے مزدوروں نے اپنے کو ان جانوروں سے مشابہ سمجھا جو جاگیر کے دروازے پر خدمتگذاری کے لئے پڑے رہتے ہیں۔ مگر کیا انسان بھی ایسی زندگی پر قناعت کر سکتا ہے؟

سرخ ستارے کا غروب اسی طرح یہ سرخ ستارہ جو روسی علماء کے معاشی افق پر طلوع ہوا تھا۔ آہستہ آہستہ ذہنی غلامی۔ خوفناک جور و ستم اور بہیمانہ جذبات کی تاریک گھٹاؤں میں غروب ہو گیا۔

مدراس اور بمبئی میں انفلوئنزا کی وباء

احباب کی خدمت میں درخواست دعا

مدراس سے محمد کریم اللہ صاحب (نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان) نے اطلاع دی ہے کہ یہاں انفلوئنزا کی وباء پھیل گئی ہے مریضوں سے ہسپتال بھر گئے ہیں حکومت نے احتیاطی تدابیر اختیار کی ہیں اور [illegible] کا انتظام کیا ہے۔ پبلک سخت پریشان ہے بخار اتنا سخت ہوتا ہے کہ ٹمپریچر ۱۰۶ تک چلا جاتا ہے میرے گھر کے تمام افراد بیمار پڑے ہیں۔ اسی طرح مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے اطلاع دی ہے کہ یہاں انفلوئنزا کی بیماری شدید طور پر پھیل رہی ہے لوگ نہایت خوفزدہ ہو رہے ہیں۔ ہماری الحق بلڈنگ میں ہی پانچ افراد اس کا شکار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت اور اپنی تمام مخلوق کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تقسیم لٹریچر ـــــ ماہ مئی

(از نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان)

حسب سابق ماہ مئی میں نظارت ہذا کی طرف سے مبلغین اور جماعتوں اور افراد کی خدمت میں جو لٹریچر بھجوایا گیا اس کی فہرست نیچے درج کی جاری ہے۔ اس کے ساتھ ہی گذارش ہے کہ نظارت کی طرف سے ہر مطالبہ کی فوری تعمیل کی جاتی ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی امر وضاحت طلب ہو۔ مثلاً بعض جماعتیں لکھ دیتی ہیں کہ لٹریچر بھجوایا جائے ایسی چٹھی کی تعمیل مشکل ہوتی ہے۔ کیونکہ متعلقہ جماعت سے دریافت کرنا پڑتا ہے کہ کس زبان کا اور کن مسائل سے متعلق لٹریچر درکار ہے۔ لہذا یہ درخواست کی جاتی ہے کہ جب لٹریچر کا مطالبہ بھجوایا جائے یہ وضاحت فرمائی جائے کہ کس زبان کا اور کن مسائل سے متعلق لٹریچر درکار ہے۔

چونکہ لٹریچر بہت زیادہ تعداد میں ہر ماہ بھجوانا پڑتا ہے اور اخراجات ڈاک کے نظارت کے پاس رقم کی کمی ہے اس لئے جو جماعتیں اور احباب استطاعت رکھتے ہوں وہ لٹریچر کا مطالبہ کرتے وقت یہ بھی تحریر فرمایا کریں کہ ڈاک خرچ کی رقم میں وی پی بھجوا دیا جائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تقسیم شدہ گوشوارہ

پیغام صلح اردو	۵۹
خصوصیات قرآن انگریزی	۱۷
پیغام صلح ہندی	۶۶
سیرت آنحضرت صلعم انگریزی	۲۵
تحریک احمدیت ہندوستان میں بزبان انگریزی	۱۲
کرشن اوتار کا پیغام اردو	۵۸
" " " ہندی	۷۴
تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں اردو	۸۴
عقائد و تعلیمات اردو	۶
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں انگریزی	۱۰۵
سیرۃ و سوانح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اردو	۵۵
محامد خاتم النبیین اردو	۵۵
آسمانی تحفہ اردو	۲۴۰
مولانا مودودی کے بیان پر تبصرہ اردو	۲
آکاشی سوغات گورمکھی	۱۶۴
حقیقی اسلام (اردو ٹریکٹ)	۵۴
آکاشی بھینٹ ہندی	۲۶۴
خاتم النبیین کے بہترین معنی اردو	۹۰
وہی ہمارا کرشن ہندی	۱۹۸
تناسخ یا آواگون (اردو)	۴۸
اسلام یا اشر- اکیت اردو	۱۶
احمدیت کا پیغام انگریزی	۳
زندہ اسلام ٹریکٹ (اردو)	۵۴
احمدی مسلمان ہیں (اردو)	۴۲
اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری ہے اردو	۸۱
زمانہ کے خلیفہ اور مجدد کو مانو اردو	۸۱
زمانے کی ضرورت انگریزی	۱۴
حکومت وقت اور جماعت احمدیہ (اردو)	۱۵
ضرورت مذہب (اردو)	۳

سیرت حضرت مسیح موعودؑ انگریزی	۷۶
اس زمانہ کا اوتار (بنگالی)	۱۰
وہی ہمارا کرشن (")	۱۰
پیغام صلح انگریزی	۱۱۵
تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک اردو	۸۹۰
چارٹ تبلیغ اسلام دنیا میں اردو	۲۱
مباحثہ (بمقام) علاقہ سادقت باڑی علاقہ کوکن) اردو	۶
الہدیٰ اردو	۱۷
علمی معجزہ "	۷
محمد عربی صلعم اردو	۱۲
بیان "	۵
بشارت احمد "	۵
خطبہ جمعہ "	۵
تبلیغ کی اہمیت "	۸
احمدیہ مومنٹ انگریزی	۱
البشریٰ عربی	۳
اخبار بدر	۴
اسلام اور دیگر مذاہب عربی	۱
نماز مترجم انگریزی	۱
آنحضرت صلعم کے بارے میں احمدیہ عقیدہ	۲
قرآن کریم مترجم انگریزی	۱
احمدیہ پاکٹ بک	۴
شاہ حبشہ کو دعوت حق	۸
رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہمیشہ کے لئے زندہ ہے	۵
خلافت ثانیہ کا قیام	۲۱
اہل بہا سے دس ضروری سوال	۷
حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کے دور خلافت کے چند واقعات	۲
حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام آپکی حیات طیبہ سنین وار واقعات	۱۰
اسلامی اصول کی فلاسفی	۵
نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر	۳

خلافت حقہ اسلامیہ	۳
سلسلہ احمدیہ	۲
شان خاتم النبیین	۳
دعوت الامیر	۲
الحجۃ البالغہ	۲
دیباچہ تفسیر القرآن	۲
تحفۃ الانصاری	۳
حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ تعلیم وحدانیت	۳
حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد اردو	۴
" " " انگریزی	۸
موعود اقوام عالم	۳
ناقابل تسخیر قلعہ انگلش	۴۷
عیسائیوں کی نصیحت	۲۶
خطبات النکاح حصہ اول	۲
" " حصہ دوم	۲
" عیدین	۲

حقیقت الامر	۵
کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے	۴
الفضل جوبلی نمبر	۲
ختم نبوت پر فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۵
مولوی محمد علی کا موعود نبی سے جنگ	۵
برکات خلافت	۵
ذریت طیبہ	۲
ہندو دھرم میں کثرت ازدواج	۴
مذہب اور سائنس	۴
موجودہ زمانہ کا اوتار	۳
متفرق لٹریچر	۵۰
کل میزان	۳۲۵۳

سیرت آنحضرت صلعم (بزبان ہندی)

کے لئے مخلصین کے وعدے اور نقد رقوم

نظارت ہذا کی طرف سے بدر مورخہ ... میں سیرت آنحضرت صلعم بزبان ہندی کی اشاعت کے لئے احباب جماعت سے اس کار خیر میں حصہ لینے کی تحریک کی گئی تھی۔ اور بعض مخیر احباب کی خدمت میں انفرادی طور پر چٹھیات بھی لکھی گئی تھیں۔ الحمد للہ کہ دوستوں کی طرف سے وعدہ اور رقوم آنا شروع ہوئی ہیں۔ اب تک جو وعدے اور رقوم وصول ہو چکی ہیں ان کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان تمام مخلصین کو جزائے خیر بخشے اور اپنی نعمتوں کا وارث بنائے۔

چونکہ اس کتاب کا مسودہ بالکل تیار ہے اور اسے پریس میں دینے کے لئے صرف رقوم کا انتظار ہے اس لئے جو دوست اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ جلد از جلد رقوم ارسال فرمائیں یا وعدے بھجوا دیں تاکہ کتاب کی طباعت کا کام شروع کروایا جا سکے۔

۱۔ مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب درویش قادیان -/۱۰۰ وعدہ

۲۔ مکرم پروفیسر سید اختر احمد صاحب اورینوی پٹنہ -/۵۰ وعدہ

۳۔ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب درویش قادیان -/۲۰ وعدہ

۴۔ " سید صمصام الدین صاحب مبلغ رانچی -/۲ وعدہ

۵۔ " مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ /۲ وعدہ

۶۔ " اہلیہ " " " -/۲ "

۷۔ " غلام قادر صاحب خرق -/۱۰ نقد

۸۔ " مستری محمد یوسف صاحب کموڈہ یوپی -/۳ نقد

۹۔ " مظہر حسین صاحب دوکاندار قادیان -/۲ وعدہ

۱۰۔ " مولوی محمد صادق صاحب ناقد مبلغ بنگلور -/۲ وعدہ

۱۱۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد ایوب صاحب ریٹائرڈ ایڈیشنل کلکٹر رانچی -/۲۵ نقد

۱۲۔ " حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن -/۲ نقد

۱۳۔ جناب پی۔ احمد صاحب بذریعہ مولوی محمد احمد صاحب مبلغ -/۲۵ نقد

۱۴۔ پی۔ ایچ اسماعیل صاحب مرکرہ بذریعہ " -/۱۰ نقد

۱۵۔ جی کے فخر الدین صاحب مرکرہ بذریعہ " ۶/۵۰ نقد

۱۶۔ کے ادیمن صاحب مرکرہ بذریعہ " " -/۵ نقد

۱۷۔ ایم زین الدین صاحب مرکرہ بذریعہ " " -/۳ نقد

۱۸۔ کے حمبا صاحب مرکرہ بذریعہ " " -/۲ نقد

۱۹۔ جی کویا حسن صاحب مرکرہ بذریعہ " " -/۲ نقد

۲۰۔ ٹی۔ عبدالرحمٰن صاحب مرکرہ بذریعہ " " -/۲ نقد

۲۱۔ کے ایچ فخر الدین صاحب مرکرہ بذریعہ " -/۲ نقد

۲۲۔ کے محی الدین صاحب مرکرہ بذریعہ " -/۱ "

۲۳۔ وی ایم محی الدین صاحب مرکرہ بذریعہ " -/۱ نقد

۲۴۔ یو ایم۔ اے محی الدین صاحب مرکرہ بذریعہ " -/۱ "

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

زکوٰۃ کی ادائیگی مال کو بڑھاتی اور پاک کرتی ہے۔

نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فیصلہ کے مطابق ہر سال پندرہ مولوی تیار کرنے کی ایک سکیم نظارت ہذا میں زیر غور ہے۔ اس کلاس میں داخلہ لینے والے مستحق طلباء کو انجمن کی طرف سے کتب وغیرہ کی تعلیمی سہولیات کے علاوہ ۲۰/- اور ۲۵/- روپے کے درمیان وظیفہ بھی ملے گا۔ ایسے احباب کو بعد تکمیل تعلیم کم از کم دس سال تک صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہدایات کے ماتحت انجمن کے مقرر کردہ مشاہرہ پر ہندوستان میں فریضہ تبلیغ ادا کرنا ہوگا۔ ہم خرما و ہم ثواب کا یہ نادر موقعہ ہے جملہ ہائے ہندوستان کے کم از کم مڈل پاس طلباء خدمت دین کے لئے آگے بڑھیں اور مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں اپنے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش کے ساتھ معہ نقول سرٹیفکیٹ جلد نظارت ہذا میں بھجوائیں تاکہ جلد انتخاب کر کے کلاس جاری کی جا سکے۔ کوائف:- نام۔ ولدیت۔ سکونت معہ پورا پتہ۔ عمر۔ صحت۔ مڈل یا میٹرک امتحان کس سال پاس کیا (مصدقہ نقل سند ہمراہ ارسال فرمائیں) والد یا سرپرست کا ذریعہ معاش اور اندازہ ماہوار آمد۔ تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ (نوٹ) درخواست کنندہ کے لئے اردو زبان کا لکھنا پڑھنا جاننا ضروری ہے (۲) قرآن مجید بآسانی پڑھ سکتا ہو (۳) سلسلہ کے لٹریچر سے کافی واقفیت رکھتا ہو (۴) عمر تیرہ سال سے کم اور ۲۰ سال سے زائد نہ ہو (۵) شادی شدہ نہ ہو۔ درخواست میں ان امور کی بھی وضاحت کی جائے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

مدرسہ احمدیہ میں طلباء کی ضرورت

تقسیم ملک کے بعد ہندوستان میں احمدی علماء کی شدت سے کمی محسوس کی جا رہی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق قادیان میں خالص دینی تعلیم کے لئے مدرسہ احمدیہ کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اور چند ایک طلباء زیر تعلیم ہیں۔ مگر ہر سال نئے طالب علموں کی ضرورت ہے۔ جو اوپر کی کلاسوں میں ترقی پانے والوں کی جگہ لے سکیں۔ ایسے طلباء کو مولوی فاضل تک تعلیم دی جائے گی۔ اور یہی نونہال اگر خدا نے چاہا تو آئندہ احمدیت کے داعی مبلغ ثابت ہوں گے۔ پس خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے والدین کو اس موقعہ سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اگر آپ کا اپنا بچہ اس قابل ہے تو اُسے فوری طور پر قادیان بھجوادیں۔ اور اپنے بچے کے مستقبل کو دینی ماحول میں روشن بنائیں۔ اور اگر آپ کے زیر اثر کسی دوست کا بچہ ہے تو اُسے بھی مناسب طریق پر تحریک کریں۔ چونکہ یہ اعلان حضور کے منشاء مبارک کے ماتحت کیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ احباب جماعت حضور کے منشاء کے مطابق اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے حصول کے لئے جلد مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ اندازہ اخراجات مبلغ ۴۰/- روپے ماہوار ہے۔ تعلیمی قابلیت کم از کم مڈل پاس ہونی ضروری ہے۔ کیونکہ مڈل پاس طلباء کو داخل کیا جاتا ہے۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

امریکہ نے ایٹمی ہتھیاروں کے تجربے شروع کر دیئے

نوادا (ایٹمی ہتھیاروں کی آزمائش گاہ) امریکہ کی طرف سے ۱۹۵۷ء کے ایٹمی ہتھیاروں کی آزمائش کا آغاز ہو گیا اور ایک چھوٹا سا ایٹمی ہتھیار داغا گیا ہے۔ امریکی سائنس دان یہ ایٹمی دھماکے ۱۲ دن ملتوی کرتے رہے کیونکہ بار بار مخالف کے باعث موسم اور حالات ناموافق تھے۔ ایٹمی ہتھیاروں کی آزمائش کے اس سلسلے میں ۲۵ بم آزمائے جائینگے۔ ان کی دھماکہ خیز قوت اور قوت ریڈیائی لہروں کی پیمائش اور جابج شعلوں کے اثرات ۔۔۔ ایٹمی ملکہ کا جائزہ لیا جائے گا اور ان دھماکوں سے شہری دفاع کے لئے اعداد و شمار اور معلومات حاصل ہونگی۔ یہ تجربے ستمبر تک جاری رہیں گے اور چند ایک عمل میں آئیں گے۔ آج کا بم پانچ سو فٹ بلند فولادی مینار سے پھینکا گیا۔ جو صحرا پر چھایا گیا تھا۔ اس کی قوت دس کیلوٹن یعنی دس ہزار ٹن ٹی۔ این۔ ٹی کی قوت کے برابر تھی۔ یہ آگ کا گولہ مینار کو مسمار کرتا ہوا اس کی زمینی بنیاد تک نہیں پہنچا اس طرح تابکار یعنی ریڈیائی مٹی کیچڑ۔ گرد و غبار کے بادل نہایت قلیل صورت میں اُڑے ایٹمی توانائی کمیشن کے ایک رکن نے اس ۱۹۵۷ء کے متعلق کہا کہ امریکہ کو ایسے اعداد و شمار ملے کہ جن سے ایٹمی ہتھیاروں کے تجربوں کا سلسلہ بجانب شمال ہے اور ہوا کے رُخ سے حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ ایٹمی راکھ ای علاقہ میں محدود رہے گی اور زیادہ تر مقدار میں ایٹمی گرد و غبار بھی کم ہوگا۔ (الجمعیۃ دہلی ۶/۶/۵۷)

ادائیگی وعدہ ہائے تحریک جدید کے متعلق حضرت اقدس کا ارشاد

اور

۳۰ رجون

"میں ایسے چندہ کا قائل نہیں کہ وعدہ تو لکھوا دیا جائے اور پھر خط و کتابت ہو رہی ہو۔ یاد دہانیاں کرائی جا رہی ہوں۔ اخباروں میں اعلان ہو رہے ہوں۔ اور لوگ خاموش بیٹھے ہوں۔ تمہارا چندہ ادا کرنا تمہارے اندر ایک نئی انابت ایک نیا خلوص اور ایک نیا ایمان پیدا کرے گا۔ اور تمہاری جیبیں بھی خدا تعالیٰ کے حضور زیادہ کریں گی اور پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمہارے روپے کو بڑھا دے گا۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا اس زمیندار سے بدبخت نہیں ہو سکتا جو چند سیر دانے زمین میں ڈال کر کئی ہزار من غلہ حاصل کر لیتا ہے۔ اگر وہ دنیا کی خاطر دانے ڈال کر زیادہ کما لیتا ہے۔ تو دین کی خاطر خرچ کرنے والا کب گھاٹے میں رہ سکتا ہے۔"

پس امید ہے کہ احباب جماعت مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں اپنے اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کا انتظام فرمائیں گے۔ کیونکہ تحریک جدید کے موجودہ مالی سال میں سے چھ ماہ گذر چکے ہیں۔ مگر وصولی چندہ کی رفتار غیر تسلی بخش ہے۔ بے شک اکثر دوستوں نے سال کے آخر پر اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کا تحریر کیا ہے لیکن سلسلہ کی بڑھتی ہوئی مالی مشکلات اس امر کی متقاضی ہیں کہ مجاہدین اپنے وعدہ جات جلد از جلد ادا فرما دیں۔

دفتر وکیل المال انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰ رجون کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دوسری فہرست دعا کے خاص کے لئے پیش کرے گا۔ اس لئے امید ہے آپ دعا کے اس موقعہ سے فائدہ اُٹھانے کی ہر ممکن کوشش فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار

وکیل المال تحریک جدید قادیان

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل موصیوں کے پتہ جات دفتر میں نہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ یہ جہاں بھی ہوں اپنے پتہ سے دفتر کو اطلاع دیں۔

اگر ان دوستوں کے پتہ جات کا کسی اور دوست کو علم ہو تو مہربانی فرما کر ان کے پتہ سے دفتر کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

نام		وصیت نمبر	مقام
اے۔ ایم سعید صاحب موچی		۴۳۶۸	ستان کوٹلم
حبیب النساء صاحبہ	"	۶۰۸۳	حیدر آباد دکن
محمد اکبر خان صاحب	"	۶۴۶۹	"
بدر النساء صاحبہ	"	۶۶۳۶	"
حسینی بیگم صاحبہ	"	۶۶۴۰	"
محمد شریف صاحب	"	۶۶۴۲	"
حافظ جمیل احمد صاحب	"	—	بجوبلوزہ
محمد رئیس الہدیٰ صاحب	"	۱۱۸۳۹	برا اندوری بنگال
حکیم محمد ذکریا صاحب	"	۹۶۱۷	دھلی
سائیں دتہ صاحب	"	۷۸۳۷	جمشید پور
حافظ عزیز احمد صاحب	"	۷۹۶۶	حیدر آباد دکن
علامہ نور الدین صاحب	"	۸۰۱۶	غنگ پور مبارک
امام الدین صاحب	"	۸۰۱۸۳	بھابھڑہ کشمیر و جموں
عبد العلی صاحب	"	۹۰۹۶	کشمیر
ماسٹر شمس الدین صاحب	"	۹۳۴۹	بیلا کوبا
شیخ مبارک اللہ صاحب	"	۹۶۱۳	سیلون ضلع رائے بریلی

سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان

خبریں

کراچی ۲ر جون۔ امریکہ نے آج معاہدہ بغداد کی فوجی کمیٹی میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔ اعلان امریکی مبصر مسٹر لائے ہینڈرسن نے کیا جو وزارتی کونسل کی کارروائی میں حصہ لینے کے لئے آئے تھے۔ انہوں نے یہ اعلان وزارتی کونسل میں کیا۔ اس سے قبل امریکہ معاہدہ بغداد کی اقتصادی اور تخریب دشمن کمیٹیوں میں شامل ہو چکا ہے۔

ادارہ اقوام متحدہ ۳ر جون۔ الجزائر کے قومی محاذ آزادی کی طرف سے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو ایک تار دیا گیا ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ الجزائر میں فرانسیسی مظالم کی تحقیقات کی جائے۔

بمبئی ۲ر جون۔ یہاں گرائی باشندوں کے ایک اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ گوا کا اقتصادی بائیکاٹ اور ناکہ بندی ختم کی جائے۔ کیونکہ اس کا اثر اُلٹا ہوا ہے۔ اس جلسہ میں حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ گوا کا مسئلہ حل کرنے کے لئے مثبت اقدامات کئے جائیں حکومت سے اپیل کی گئی ہے کہ موجودہ پابندیاں ختم کی جائیں۔ تاکہ اس مسئلہ کے حل کے لئے نیا طریقہ اختیار کیا جا سکے

لاس ویگاس ۲ر جون۔ کل جس نئے امریکی بم کا تجربہ کیا گیا وہ سابقہ بم کے برابر طاقتور نہ تھا۔ تو اس میں زیادہ چمک تھی اور نہ اس کی روشنی حیرت انگیز تھی دھماکہ کے بعد اور اس کے دوران ۱۲ ہوائی جہاز پرواز کر رہے تھے۔ دھماکہ سے ۸ میل کے فاصلہ پر ۱۲۰۰ فوجی ماہرین موجود تھے اس دھماکہ کی طاقت دو ہزار سے ۵ ہزار ٹن، ٹی۔ این۔ ٹی کے برابر تھی دھماکہ سے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر خاص قسم کے لباس پہنا کے سینکڑوں بندروں، چوہوں اور سوروں کو رکھا گیا تھا۔ ان کے بدنوں میں سائنسدانوں نے مختلف قسم کے آلے لگا دیئے تھے تاکہ جیوانوں پر تابکاری اثرات کا اندازہ کیا جا سکے

دہلی ۲ر جون۔ وزیر اعظم مسٹر نہرو نے آج آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں ایک غیر سرکاری قرارداد پر تقریر کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ آئین نے صدر کی تنخواہ دس ہزار روپیہ مقرر کی ہے۔ ٹیکس وغیرہ نکال کر یہ پانچ ہزار روپیہ بنتی ہے۔ صدر نے رضاکارانہ طور پر اپنی اس تنخواہ میں ایک ہزار روپیہ کی کمی منظور کر لی ہے اب ان کو ساڑھے تین ہزار روپیہ ملتا ہے اس تنخواہ میں وہ اپنی حیثیت کے مطابق رہتے ہیں۔

کراچی ۲ر جون۔ گذشتہ روز باخبر حلقوں سے اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ ہندوستان میں جس طرح پاکستانی باشندوں پر اس امر کی پابندی عائد کر دی گئی ہے کہ وہ اپنی آمد سے پولیس کو مطلع کریں اور روانگی وغیرہ دکھائیں اسی طرح حکومت پاکستان بھی اس کے جواب میں ہندوستانی باشندوں کو دول مشترکہ کے باشندے ہونے کی وجہ سے جو رعائتیں ملتی تھیں بند کر دے گی۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں بہت جلد ایک آرڈی ننس پاکستان میں نافذ کیا جانے والا ہے۔ واضح ہو کہ چند مہینے قبل حکومت ہند نے ایک آرڈی ننس کے ذریعہ پاکستانی باشندوں کو دول مشترکہ سے متعلق جو رعائتیں ملتی تھیں انہیں منسوخ کر دیا تھا۔ بعد میں اس آرڈی ننس کو ہند پارلیمنٹ نے قانون کی شکل دیدی۔ اور پاکستانی باشندوں پر پابندی عائد کر دی کہ وہ اپنے نام، پتہ وغیرہ پولیس درج رجسٹر کرائیں۔ پاکستان کے سرکاری حلقوں سے پتہ چلا ہے کہ پاکستان بھی اس قسم کا قانون نافذ کرنا چاہتا ہے۔"

نیویارک ۳ر جون۔ مسٹر خروشچیف کا ایک انٹرویو امریکہ میں ٹیلی ویژن پر نشر کیا گیا۔ جس میں انہوں نے کہا کہ سویت یونین اس بات کے لئے تیار ہے۔ کہ مکمل تخفیف اسلحہ کے معاہدہ میں کم سے کم ایک ہی بات پر سمجھوتہ ہو جائے اور مکمل تخفیف اسلحہ بعد میں عمل میں آئے۔ مغربی یورپ کے سوال کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مغربی ممالک مغربی جرمنی اور دوسرے ملکوں سے اپنی فوج ہٹا لیں تو سویت یونین مشرقی جرمنی، پولینڈ، رومانیہ اور ہنگری سے اپنی فوج ہٹا لے گا۔ فریقین کی خیر سگالی کا یہ بہت اچھا امتحان ہو گا۔ اس طرح ایسی فضا پیدا ہو گی جس میں دو ملکوں کے درمیان دشمنی اور جنگ کی بجائے دوستی کی فضا پیدا ہو گی۔

لاہور ۳ر جون۔ پاکستان کی قیمتوں میں کمی سے متعلق کمیٹی نے کل کپڑا ملوں کو حکم دیا ہے کہ وہ شہر میں اپنی دکانیں کھولیں اور لوگوں کو سستے قسم کا کورس کپڑا مہیا کریں۔ کپڑے کی ہر ایک قسم پر اس کے دام درج ہوں گے۔ اسی طرح اوسط آمدنی والے لوگوں کو فائدہ ہو گا۔ اسی طرح سبزیوں اور مرچ کی قیمتیں مقرر کرنے کے سلسلہ میں اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اصلی دودھ کی سپلائی کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔ ادویات میں بلیک مارکیٹ کو روکنے کے لئے ڈیپوؤں کے لائسنسوں کو چیک کیا جا رہا ہے۔

واشنگٹن ۲ر جون۔ آج یہاں پر سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ آج نوادا کے صحرا میں امریکہ کی طرف سے دوسرے ایٹمی ہتھیار کا تجربہ کیا گیا۔ اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ یہ بم ۳ سو فٹ بلند ایک مینار سے گرایا گیا۔ معلوم ہوا کہ گذشتہ ہفتہ امریکہ نے جو تجربہ کیا تھا یہ اس کے مقابلہ میں کمزور تھا۔